فرائض غسل

غسل کے فرائض ادا کئے بغیر غسل نہیں:

سوال: مسلم یا غیر مسلم غسل کے فرائض ادا کئے بغیر پاک ہوسکتا ہے؟

ھو المصوب

مسلمان اگر ناپاک ہوجائے تو طہارت کے بعد پاک ہوجاتا ہے۔ غیر مسلم مکلّف نہیں ہے، اس لئے اس کی پاکی یا ناپاکی کا اعتبار نہیں۔

نوٹ: غیر مسلم کو غسل سے جسمانی پاکی حاصل ہوجائے گی، لیکن عقیدے کی نجاست کے سبب پاکی مفید نہیں۔ (۱)

تحریر: محمد ظفر ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۴۵/۱)

غسل میں غرغرہ فرض ہے یا کلی:

سوال: غسل میں کلی فرض ہے یا غرغرہ۔ زید کہتا ہے کہ غسل میں غرغرہ فرض ہے، عمر کہتا ہے کہ کلی فرض ہے؟

الجواب

غسل میں کلی کرنا فرض ہے اس طرح کہ تمام منھ میں پانی پہنچ جائے (۲) اور غرغرہ کرنا سنت ہے غیر صائم کے لیے۔

(۱) طہارت و پاکیزگی اللہ کو پسند ہے اور وہ نصف ایمان ہے۔ طہارت کی ایک قسم وہ ہے جو وضو سے حاصل ہوتی ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو غسل سے حاصل ہوتی ہے۔ غسل سے نہ صرف طبیعت منشرح ہوتی ہے بلکہ ایسا ملکوتی نور حاصل ہوتا ہے جو ایمان والوں کو اپنے رب سے قریب کرتا ہے اور وہ اللہ کی نظر میں محبوب و پسندیدہ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ''. (بقرہ: ۲۲۲)
اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والے بندوں کو محبوب رکھتا ہے۔ وضو میں بدن کے ان اعضا کو دھونا فرض قرار دیا گیا ہے جو جسم کے ظاہری سرے پر ہیں۔ جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور سر کا مسح۔ اور غسل میں پورے بدن کا دھونا فرض قرار دیا گیا ہے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ واری غسل کے بارے میں فرمایا ہے: ''**حق علیٰ کل مسلم أن يغتسل فی کل سبعة أيام يوماً يغسل فيه رأسه وجسده**''. (**رواہ البخاری ومسلم**) ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے، اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔
یہ حدیث اس امر کے لیے واضح دلیل ہے کہ ایمان والوں کے بدن کی صفائی اور میل کچیل کو دور کرنے کے لیے ہفتہ واری غسل رکھا گیا ہے اور اس کا وقت جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ: ۱۸۳/۱)۔ (طہارت کے احکام ومسائل، صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶، انیس)

(۲) غسل فرض ہو یا واجب یا سنت و مستحب، اسی وقت ادا ہوگا جب غسل صحیح ہو، اور غسل کی صحت کے لیے تین امور فرض ہیں۔ (۱) منھ کے اندر پانی ڈال کر کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈال کر دھونا (۳) پورے بدن پر پانی بہانا۔ البتہ مسنون و مستحب غسل میں اگر کوئی منھ وناک میں پانی ڈالنا چھوڑ دے تو بھی ادا ہوجائے گا۔ (طہارت کے احکام ومسائل، صفحہ: ۲۴۴، انیس)

جیسا کہ درمختار میں ہے: **(وغسل الفم) أی استیعابه الخ (والمبالغة فیهما) بالغرغرة ومجاوزة المارن (لغیر الصائم)لاحتمال الفساد.** (۱)

غسل کے فرائض کے سلسلہ میں صاحب درمختار کے الفاظ یہ ہیں: "**(وفرض الغسل) الخ (غسل) کل (فمه) ویکفی الشرب عباً لأن المج لیس بشرط فی الأصح (درمختار)عبرعن المضمضة والاستنشاق بالغسل لإفادة الاستیعاب أو للاختصار کما قدمه فی الوضوء،الخ.** (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۵۱)

غسل میں غرغرہ ضروری نہیں:

سوال: فرض غسل میں اگر صرف کلی کر لی، غرغرہ نہیں کیا روزہ کی وجہ سے، تو غسل صحیح ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

غسل میں غرغرہ ضروری نہیں، منھ بھر کر کلی کرنا ضروری ہے اگر منہ بھر کر کلی کر لی تو غسل ہو گیا روزہ کی حالت میں غرغرہ نہیں کرنا چاہئے۔

قال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ (قوله غسل کل فمه الخ)عبرعن المضمضة والاستنشاق بالغسل لإفادةالاستیعاب. (ردالمحتار: ۱/۱۴۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔۲۵/ جمادی الاولیٰ/ ۹۶ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۳۰)

روزہ میں غسل جنابت میں کلی کرے یا غرغرہ:

سوال: روزہ میں اگر نہانے کی ضرورت ہو تو غرغرہ کرے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

غرغرہ نہ کرے صرف کلی اچھی طرح کرے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۵۵) ☆

---

(۱) الدرالمختار علیٰ صدرردالمحتار، سنن الوضوء: ۱/۱۰۷، ۱۰۸۔

(۲) ردالمحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۰، ۱۴۱۔

(۳) **(وغسل الفم) أی استیعابه الخ (والمبالغة)......بالغرغرة ومجاوزة المارن (لغیر الصائم)لاحتمال الفساد. (الدرالمختار علیٰ صدرردالمحتار، سنن الوضوء: ۱/۱۰۷۔۱۰۸، ظفیر)**

عن محمدبن سیرین قال: سن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المضمضة والإستنشاق فی الجنابة ثلثاً. (الدارقطنی، باب ماروی فی المضمضة والاستنشاق فی غسل الجنابة)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ جنبی پر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے، انیس

☆ **غسل جنابت میں غرارہ کا حکم:**

سوال: غسل میں غرارہ کرنا فرض ہے؟ رمضان المبارک میں حاجت غسل کی حالت میں غرارہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ رمضان میں غرارہ کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ اگر بغیر حاجت کے یونہی غسل کیا جائے تو اس وقت غرارہ کا کیا حکم ہے؟ ==

غسل کے کچھ پہلے والا غرغرہ کافی ہوگا یا نہیں:

سوال: ایک شخص کو احتلام ہوا، اس نے غرغرہ کر کے کھانا کھالیا، تو ابتدا میں غرغرہ کرنے سے فرض ادا ہوگا یا نہیں؟

الجواب

وہ غرغرہ جو کھانے سے پہلے کرلیا کافی ہوگیا۔ اگر دوبارہ وقت غسل غرغرہ نہ کرے تو کچھ حرج نہیں ہے اور غرغرہ غسل میں فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے اگر غرغرہ نہ کرے منھ بھر کر کلی کرے تب بھی کافی ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۲)

غسل کے مضمضہ واستنشاق کو پہلے کرلیا جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: غسل جنابت میں جو تین فرض ہیں، کلی کرنا، ناک میں پانی دینا، تمام بدن پر پانی بہانا، تو اول کے دو فرضوں کو وضو کے ساتھ کر لینا کافی ہے یا دوبارہ کرنا چاہئے۔

الجواب

غسل سے پہلے جو وضو کیا جاوے اس میں کلی غرغرہ اور ناک میں پانی دینا کافی ہے فرض ادا ہوجاتا ہے، دوبارہ کلی کرنے اور ناک میں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۴)

ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا کتنی مرتبہ فرض ہے:

سوال: غسل میں غرغرہ اور ناک میں پانی ڈالنا کئی مرتبہ فرض ہے۔

الجواب

ایک ایک مضمضہ واستنشاق فرض ہے اور باقی سنت ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۲)

==　　الجواب　　وباللّٰہ التوفیق

غسل میں غرارہ فرض نہیں، البتہ کلی کرنا ضروری ہے، ہدایہ میں ہے: وفرض الغسل المضمضة و الاستنشاق. (۱/۲۹) البتہ احتیاط اس میں ہے کہ غرارہ بھی کرلیا کریں، لیکن روزہ کی حالت میں احتیاط اس میں ہے کہ غرارہ نہ کریں۔ (غسل جنابت میں غیر روزہ دار کے لیے غرغرہ مسنون ہے۔ مجاہد۔ والمبالغة فيهما سنة أيضاً، كذا فى الكافى وشرح الطحاوى، إلاأن يكون صائماً، كذا فى التاتارخانية، وهى فى المضمضة بالغرغرة، كذا فى الكافى. (الفتاویٰ الهندية: ۱/۸) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

محمد بشیر، ۱۲/۷/۱۳۷۹ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۰۲)

(۱-۲) الجنب إذا شرب الماء ولم يمجه لم يضره ويجزيه عن المضمضة إذا أصاب جميع فمه. (عالمگيرى كشورى، فرائض الوضو: ۱/۱۲، ظفیر)

(۳) (وفرض الغسل) الخ (غسل) كل (فمه) ويكفى الشرب عباً لأن المج ليس بشرط فى الأصح. (الدر المختار على صدر ردالمحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۰) (وسننه) كسنن الوضوء سوى الترتيب الخ. (أيضاً: ۱/۱۴۴، ظفیر)

منھ کے اندر وظاہر کے حدود کیا ہیں:

سوال: جو کوا، زبان سے پرے ہے، وہ غسل میں ظاہر کا حکم رکھتا ہے، یا اندر کا اور منھ کا ظاہر حکم کہاں تک ہے، جس کا دھونا فرض ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

غسل میں منھ کے اندر اس حد تک دھونا فرض ہے جو کہ وضو میں مسنون ہے۔ جس کو کلی یعنی مضمضہ کہتے ہیں اور منھ اٹھا کر غرغرہ کرنا یہ سنت ہے فرض نہیں ہے۔ **کما فی الدر المختار: (وسننه) کسنن الوضوء.** (۱) پس کوا، زبان سے پرے ہے۔ اس کو دھونا غسل میں فرض نہیں ہے، فرض اس قدر ہے جس پر اطلاق مضمضہ کا آتا ہے۔ یعنی جب پانی منھ میں کلی کے لیے لیویں تو جہاں تک سر جھکائے ہوئے بدون غرغرہ کے پانی پہنچ سکے وہ فرض ہے۔ الغرض کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا جو کہ وضو میں سنت ہے، غسل میں فرض ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۱-۱۵۲)

منہ بھر پانی پی لیا تو کلی کا فرض ادا ہو گیا:

سوال: اگر جنبی نے بغیر کلی کئے پانی پی لیا تو کلی کی ضرورت باقی ہے یا نہیں، اگر اب غسل کر لیا کلی نہیں کی تو غسل صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

جنبی کے لئے کلی سے پہلے پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے اگر پی لیا اور منہ بھر کر پیا تو یہ کلی کے قائم مقام ہو جائے گا، (۳) اس لئے اب مستقل کلی کی حاجت نہیں مگر پھر بھی کلی کر لینا بہتر ہے۔

قال فی العلائیة: ویکفی الشرب عباً، لأن المج لیس بشرط فی الأصح، قال فی الشامیة: (قوله ویکفی الشرب عباً) أی لا مصاً، فتح، وهو بالعین المهملة، والمراد به هنا الشرب

---

(۱) الدر المختار علی صدر رد المحتار، مطلب سنن الغسل: ۱/۱۴۴۔

(۲) (وفرض الغسل) الخ (غسل) کل (فمه) الخ (وأنفه) حتیٰ ما تحت الدرن (و) باقی (بدنه). (الدر المختار علی هامش رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۰، ظفیر)

وحد المضمضة استیعاب الماء جمیع الفم وحد الاستنشاق أن یصل الماء إلی المارن، کذا فی الخلاصة. ؟(عالمگیری کشوری، باب الوضوء، فصل ثانی: ۱/۵، ظفیر)

جب غسل فرض یا واجب ہو تو پورے بدن کے دھونے کے ساتھ منھ کے اندر پانی کا پہونچانا بھی فرض ہے۔ اگر کوئی شخص منھ میں پانی نہ ڈالے تو اس کا غسل صحیح نہ ہوگا اور وہ پاک نہ ہوگا۔ (رد المحتار: ۱/۱۵۲-الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۱/۱۵۰-۱۵۱) (طہارت کے احکام ومسائل، صفحہ: ۲۴۶)

...وقال علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم: "من ترک شعرة من جسد فی الجنابة لم یغلسها فُعِل بها کذا وکذا من النار". (مختصر الطحاوی: ۱/۴۱۰، انیس)

(۳) اگر کوئی شخص جنبی ہوا اور اس نے غسل کیا اور کلی کرنا بھول گیا مگر اس نے اپنے منھ سے خود پانی پیا اس طرح کہ پانی اس کو پورے منھ میں لگ گیا تو اس سے غسل مکمل ہو جائیگا، چاہے اس نے پانی پہلے پیا ہو یا بعد میں۔ (رد المحتار: ۱/۱۵۳/ الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۱/۱۵۰) (طہارت کے احکام ومسائل، انیس)

بـجميع الفم،وهذا هو المراد بما في الخلاصة،إن شرب علٰى غير وجه السنة يخرج عن الجنابة وإلافلا، وبـما قيل: إن كان جاهلاً جاز وإن كان عالماً فلا:أى لأن الجاهل يعب والعالم يشرب مـصاً كـمـا هـو السـنة (قـولـه لأن الـمج)أى طرح الماء من الفم ليس بشرط للمضمضة،خلافاً لـمـاذكـره فى الخلاصة، نعم هو الأحوط من حيث الخروج عن الخلاف وبلعه إياه مكروه كما فى الحلية. (ردالمحتار،أبحاث الغسل:۱/۱۴۱)فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔۲۲/ذی الحجہ۹۶ھ۔(احسن الفتاویٰ:۲/۳۱)

غسل میں کلی کرنا یاد نہ رہا تو جب یاد آئے کرلے:

سوال: ایک شخص نے غسلِ جنابت کیا لیکن دورانِ غسل کلی کرنا بھول گیا غسل کے بعد اس کو یاد آیا، اب آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں فرمائیں کہ آیا اس کا غسل ہوا یا نہیں؟

الجواب ــ

جس وقت بھی یاد آئے کلی کرلے۔(۱) دوبارہ غسل کرنے کی حاجت نہیں۔

ولـو تـركهـا أى الـمـضـمـضة نـاسياً فـصـلـى ثـم تـذكـر يتـمـضمض ويعيد ما صلى.(منية المصلى:۴۸)فقط و الله أعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس، ملتان، ۱۱/۱۱/۷ ۱۴۰ھ۔ الجواب صحیح، بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء (خیر الفتاویٰ:۲/۸۰)

غسل میں کلی بھول گیا:

سوال: غسل میں کلی کرنا بھول گیا بعد میں یاد آیا تو از سر نو غسل کرے یا کہ صرف کلی کرلے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

جس وقت بھی یاد آجائے کلی کرلے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

ولوتركها(أى المضمضة)ناسياً فصلى ثم تذكريتمضمض ويعيدماصلى.(منية:۱۴)فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۳۰/محرم ۸۹ھ(احسن الفتاویٰ:۲/۳۳)

غسل میں دانت کی میخوں کا حکم:

سوال(۱): جو لوگ اپنے دانتوں میں چاندی یا سونے کی میخیں جڑوا لیتے ہیں، آیا غسل کے وقت وہاں پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے ان کا غسل صحیح ہوجائے گا یا جنابت باقی رہے گی؟

---

(۱) اگر کوئی شخص جنبی ہو اور وہ غسل میں کلی کرنا بھول جائے، تو پھر جب اس کو یاد آئے، وہ کلی کرلے، غسل صحیح ہوجائے گا۔(ردالمحتار:۱/ ص:۱۵۳، الفتاویٰ التاتارخانیہ:۱/۱۵۰)(طہارت کے احکام ومسائل:۔انیس)

غسل میں چاندی کے اس تار کا حکم جو دانت میں ہے:

سوال (۲): بعض فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر دانتوں کو چاندی کے تار سے بوجہ ہلنے کے باندھ لیا جاوے تو جائز ہے، اس صورت میں اگر تار کے نیچے پانی نہ پہنچے گا تو غسل درست ہوگا یا نہیں؟

عارضی دانت کا غسل میں نکالنا ضروری ہے یا نہیں:

سوال (۳): جو لوگ عارضی دانت لگوالیا کرتے ہیں آیا غسل کے وقت ان کا اُتارنا ضروری ہے یا بدوں اُتارنے کے ان کا غسل درست ہوگا؟

الجواب

(۱) اگر پانی اندر پہنچ جاوے، تو غسل صحیح ہے اور اگر پانی اندر نہ پہنچے تو شارحؔ منیہ کی تحقیق یہ ہے کہ غسل صحیح نہ ہوگا، لہٰذا بلا ضرورت میخیں نہ لگانی چاہئیں۔(۱)

(۲) اگر دانتوں کے ہلنے کی وجہ سے چاندی سونے کا تار باندھا تو اس میں غسل صحیح ہے، کیوں کہ یہ بوجہ ضرورت کے ہے۔(۲)

(۳) ان کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہے غسل صحیح ہو جاوے گا اور اگر علیحدہ کر کے غسل کرے تو یہ احوط ہے۔(۳)

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱۵۴/۱، ۱۵۵)

جو دانت گر گیا اور اسے اٹھا کر تار سے جما دیا، غسل جنابت میں کیا کوئی حرج ہے:

سوال: ایک شخص کا دانت گر گیا، جس کو اٹھا کر اسی جگہ کسی تار سے، یا دھاگہ سے جما دیا ہے، اس صورت میں

(۱) (و) لایمنع (ما علیٰ ظفر صباغ و) لا (طعام بین أسنانه) أو فی سنه المجوف، به یفتیٰ، وقیل إن صلباً منع وهو الأصح. وفی الشامی: صرح به فی شرح المنیة وقال لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، انتهیٰ، (الدر المختار مع رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱۴۳/۱، ظفیر)

(۲) والصرام والصباغ ما فی ظفرهما یمنع تمام الاغتسال وقیل کل ذلک یجزیهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع کذا فی الظهیریة. (عالمگیری، الباب الثانی فی الغسل: ۱۳/۱، ظفیر)

(۳) کسی نے دانتوں کی جگہ پر مصنوعی دانت بنوا کر لگا رکھے ہوں جیسے آج کل رواج ہے، تو ان دانتوں کو ہٹا کر ان کی جگہ کو کلی کرتے ہوئے دھونا ضروری ہے۔ (ردالمحتار: ۱۵۵/۱)۔ (طہارت کے احکام ومسائل)

قال العلامة الحصکفی: (ویجب)...... (غسل) کل ما یمکن من البدن بلاحرج مرة کأذن و(سرة وشارب وحاجب و) أثناء (لحیة) وشعر رأس ولو متلبداً لما فی "فالطهروا" من المبالغة (وفرج خارج) لأنه کالفم لا داخل لأنه باطن ولا تدخل أصبعها فی قبلها، به یفتیٰ (لا) یجب (غسل ما فیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس (وثقب انضم و) لا (داخل قلفة) یندب هو الأصح قاله الکمال، وعلله بالحرج فسقط الإشکال، وفی المسعودی: إن أمکن فسخ القلفة بلامشقة یجب وإلا لا. (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار: جلد ۱ ص ۱۵۲، ۱۵۳، مطلب فی أبحاث الغسل، انیس)

غسل جنابت میں تو کچھ حرج نہیں ہے؟

الجواب

ٹوٹے ہوئے دانت کو خواہ تار سے باندھے یا دھاگہ سے غسل میں کچھ حرج نہیں ہوگا۔ غسل میں مضمضہ کر لینا کافی ہے۔ دانتوں کی جڑ میں پانی پہنچانا مقصود اور ضروری نہیں ہے اور جس امر میں حرج ہو وہ شرعاً معاف ہے۔ (۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۶)

غسل میں مصنوعی دانتوں کا حکم:

سوال: بعض لوگوں کے دانت ہلتے ہیں اور بعض کے تو بالکل گر جاتے ہیں اس کے بعد یہ لوگ سونے کے خول چڑھاتے ہیں اب جبکہ غسل کی حاجت پیش آتی ہے تو کیا غسل کے وقت اس خول کو نکالنا ضروری ہے یا نہیں اور اکثر یہ بہت مضبوط ہوتے ہیں بغیر ڈاکٹر کے نکالنے کے نہیں نکل سکتے اور بہت ہی مشکل ہوتا ہے تو اس کو درن وعجین پر قیاس کر سکتے ہیں یا نہیں؟ عجین کا تو اتارنا آسان ہے لیکن یہ تکلیف مالا یطاق کے قبیل سے ہے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

ایسا خول لگانا ضرورت میں داخل ہے اور اتارنے میں حرج ہے۔ "وهو مدفوع شرعاً" لہٰذا بدوں اتارے غسل صحیح ہوجائیگا۔ **ونظائرها مشهورة وفي كتب القوم مسطورة، بل نصوا علىٰ جواز اتخاذ الأسنان من الذهب وشد هابه ولو كان مانعاً عن صحة الغسل لما أفتوا به.** (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶/ رمضان المبارک/ ۸۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۱/۳۲-۳۳)

مصنوعی دانت لگا کر وضو و غسل:

سوال: کیا چوکڑ الگا کر اور ایک دانت فکس کرنے کے بعد وضو ہو جاتا ہے، یا چوکڑ الگانا ضروری ہے، اور دانت فکس کرنا غلط ہے؟ (ع، ح، خاں، گولکنڈہ)

الجواب

چوکڑ الگانا اور فکس کرنا علاج کے قبیل سے ہے، اور اس میں کچھ حرج نہیں، البتہ دانت فکس ہو جانے کے بعد اس کی حیثیت جسم کے مستقل عضو کی ہے، اس لئے اس پر پانی کا پہنچ جانا کافی ہے، اور چوکڑ اچونکہ لگایا اور نکالا جا سکتا ہے، اس

---

(۱) والصرام والصباغ ما في ظفرهما يمنع تمام الاغتسال وقيل كل ذلک يجزيهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع، كذا في الظهيرية. (عالمگیری کشوری، الباب الثاني في الغسل: ۱/۱۲، ظفیر)

(۲) رد المحتار: ۵/۳۱۹، کتاب الحظر والإباحة. انیس

لئے اس کی حیثیت جسم کے مستقل عضو کی نہیں ہے، چوکڑے کی وجہ سے مسوڑھے کے جس حصہ میں پانی نہیں پہنچ پائے، وہ حصہ گویا خشک رہ گیا، غسل جنابت میں کلی کرنا واجب ہے، لہذا چوکڑا لگا کر اگر غسل واجب کرے، تو غسل درست نہ ہوگا، چوکڑا نکال کر کلی کرنا ضروری ہوگا، اسی طرح مصنوعی دانت لگا کر وضو کرے تو وضو درست ہو جائے گا، کیونکہ وضو میں کلی فرض نہیں، لیکن وضو کی سنت پوری طرح ادا نہ ہو پائے گی۔ (کتاب الفتاویٰ:۴۹/۲)

غسل میں مصنوعی دانت نکالنے کا حکم:

سوال: جب آدمی کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو وہ نئے دانت بنواتا ہے جن کو منہ سے نکالا بھی جا سکتا ہے۔ تو کیا غسل کرتے وقت ان دانتوں کو نکالنا ضروری ہے یا کہ منہ میں ہوتے ہوئے بھی غسل ہو جائے گا۔ اگر غسل کرتے وقت ان کو اتارا جائے تو دانتوں کے کھلا ہونے کا خطرہ ہے جس سے بعد میں دقت اور تکلیف ہوتی ہے کہ وہ منہ میں جم کر قائم نہیں رہتے۔ کیا اس عذر کی وجہ سے ان کے منہ میں رہنے کی صورت میں غسل کر سکتا ہے؟ واضح طور پر تفصیل سے بیان کریں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

بہتر اور احوط یہی ہے کہ ان کو اتار کر غسل کیا جائے۔ اگر ایسے بھی غسل کرے گا تو بھی صحیح ہو جائے گا۔ **كذا في فتاویٰ دار العلوم: ج۱ص۱۴۳،(۱) فقط واللّٰه أعلم**

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان، الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتا۔ (خیر الفتاویٰ:۸۳/۲)

دانت کی کیل غسل کے لیے مانع نہیں:

سوال: اگر دانتوں کی کیلوں کو اوپر سے رگڑ الیوے۔ آیا جو سوراخوں میں کیل کا سرا گھستا ہے وہ تو نکل نہیں سکتا۔ آیا اس طرح سے غسل درست ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

جو حصہ کیل کا دانت کے اندر داخل ہے اور وہ نہیں نکل سکتا وہ مانع غسل سے نہ ہوگا اور غسل ہو جاوے گا بوجہ مجبوری کے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱۵۷/۱)

---

(۱) (لا) يجب (غسل ما فيه حرج كعين) وإن اكتحل بكحل نجس (وثقب انضم و) لا (داخل قلفة) يندب هو الأصح قاله الكمال، وعلله بالحرج فسقط الإشكال، وفي المسعودي: إن أمكن فسخ القلفة بلامشقة يجب وإلا لا. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار: جلد۱ص۱۵۲،۱۵۳، مطلب في أبحاث الغسل، انیس)

(۲) والصرام والصباغ ما في ظفرهما يمنع تمام الاغتسال وقيل كل ذلك يجزيهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع كذا في الظهيرية (عالمگیری کشوری، الباب الثاني في الغسل:۱۲/۱، ظفیر)

داڑھ میں چاندی بھرنا مانع غسل ہے یا نہیں:

سوال: بعض مرتبہ داڑھ میں کیڑا لگ جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے کھوکھلا ہونے کی وجہ سے چاندی بھر دیتے ہیں، تو غسل میں کوئی کمی تو نہیں واقع ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

کمی واقع نہیں ہوگی، غسل صحیح ہوجائے گا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۱/۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۸۰-۸۱)

سونے کا دانت لگانا اور غسل کا حکم:

سوال: سونے کا دانت جیسا آج کل لوگ بنواتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ دوسرے دونوں طرف کے دانتوں پر بھی خول چڑھ جاتا ہے غسل کی حالت میں خولوں کے اندر پانی نہیں پہنچ سکتا اور نہ یہ خول اتر سکتے ہیں، ایسے دانت لگوانے شرعاً جائز ہیں یا نہیں، غسل ہوجائے گا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

ضرورت کی بنا پر یہ دانت لگوانا جائز ہے محض زینت کے لیے لگوانا مکروہ ہے، ☆غسل دونوں حالتوں میں

---

(۱) والأصل وجوب الغسل إلا أنه سقط بحرج .(ردالمحتار:۱/۱۵۳،أبحاث الغسل،وكذا فى الفتاوىٰ العالمگيرية:۱/۱۳،فرائض الغسل،رشيدية،وكذا فى التاتارخانية:۱/۱۵۲،باب الغسل،إدارة القرآن، كراچى،وكذا فى الحلبى الكبير:۴۹،باب الغسل،سهيل اكيڈمى لاهور،وكذا فى حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح :۶۲،تمام أحكام الوضوء،قديمى)

اگر کسی نے سونے یا چاندی وغیرہ کے بعض دانت لگا رکھے ہوں اور ان کو غسل کے وقت نکالنا دشوار ہو تو بغیر نکالے کلی کر لینا جائز ہو جائے گا۔(ردالمحتار:۱/۱۵۵) طہارت کے احکام ومسائل:۔انیس)

☆ **دانتوں میں سونے اور چاندی کی میخ لگانے کا حکم:**

سوال: دانتوں میں سونے اور چاندی کی میخ لگانا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ

ضرورت کے واسطے درست ہے، ورنہ ناجائز۔(ولايشتد سنه المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوّزهما محمد (قوله وجوزهما محمد)أى جوزالذهب والفضة أى جوّز الشد بهما وأما أبويوسف رحمة الله عليه فقيل: معه وقيل: مع الامام.(ردالمحتار: ۵/۳۱۸.انیس) فقط۔ بدست خاص ص:۳۸۔(باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۳۸۰)

☆ **دانت میں سونے یا چاندی کا تار بندھوانا:**

سوال: جس شخص کا دانت ٹوٹ گیا ہو تو وہ سونے یا چاندی کا دانت لگوا سکتا ہے یا نہیں، یا جس کا دانت ہلتا ہو تو وہ چاندی یا سونے کے تار سے بندھوا سکتا ہے یا نہیں؟

==

درست ہو جائے گا کیوں کہ یہ دانت لگنے کے بعد جسم کا حکم لے لیتے ہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (کفایت المفتی:۲/۲۶۵)

دانت پر خول اور غسل کا حکم:

سوال: منھ میں سامنے کے دانتوں میں سے ایک کو کسی وجہ سے ڈاکٹر نے نکال دیا اور اس کے بدلے میں نقلی دانت لگوانے کا ارادہ ہے۔ یہ دانت دو قسم کے ہوتے ہیں: ان میں ایک ایسا ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت نکالا اور لگایا جاسکتا ہے، مثال کے طور پر غسل کرتے وقت نکال کر غرارہ کرلیا جائے۔ اور دوسری قسم ایسی ہوتی ہے کہ وہ دوسرے ساتھ والے دانت پر سونے یا دوسری دھات کا خول چڑھا دیا جاتا ہے اور اسی خول کے سہارے دوسرا نقلی دانت سیٹ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ چھوٹے مصالحہ کا پلاسٹک وغیرہ کا دانت چسپاں رہتا ہے، بوقت ضرورت یہ نقلی دانت اور سونے وغیرہ کا خول جو حقیقی دانت پر چڑھا ہوتا ہے باہر نکالا نہیں جاسکتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر غسل کیا جائے تو کیا غسل ہو جائے گا؟ جبکہ ڈاکٹر مؤخر الذکر دانت کی قسم لگوانے کو بہتر بتاتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جب کہ اس کو نکالا نہیں جاسکتا تو اس مجبوری کی حالت میں غسل درست ہو جائے گا۔ (۲) اگر خول سونے کا نہ ہو تو بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۵/۸۱۔۸۲)

دانت پر کسی بھی چیز کا خول لگانے کی صورت میں وضو و غسل:

سوال: زید اور عابد کے درمیان اس بات پر گفتگو ناگوار حد تک پہنچی ہوئی ہے، زید کا کہنا ہے: آدمی اپنے دانت پر خول چڑھائے، چاہے سونا ہو یا چاندی یا اسٹیل ہر صورت میں حرام ہے، اس کی نماز اور غسل جنابت کچھ بھی ادا

==

الجواب ــــــــــــــــ

دونوں صورتیں جائز ہیں، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: لو تحركت سن رجل وخاف سقوطها فشدها بالذهب أو بالفضة لم يكن به بأساً عند أبي حنيفةؒ وأبي يوسفؒ، ج۴ص۱۰۲۔ (ترجمہ: اگر کسی کا دانت ہلنے لگے اور اسے ڈر ہو کہ گر جائے گا، لہٰذا اس نے دانت کو سونے یا چاندی (کے تار) سے باندھا تو اس میں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے)۔ (فتاویٰ احیاء العلوم، جلد اول صفحہ ۲۶۹)

(۱) ولايشتد سنه المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوّزهما محمد (قوله وجوزهما محمد) أى جوز الذهب والفضة أى جوّز الشد بهما وأما أبويوسف رحمة الله عليه فقيل: معه وقيل: مع الامام. (ردالمحتار:۵/۳۱۸. انیس)

(۲) (ولايمنع) الطهارة (ونيم) أى خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به يفتىٰ (الدر المختار) قال ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله به يفتىٰ): صرح به فى المنية عن الذخيرة فى مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة. (رد المحتار:۱/۱۵۴، أبحاث الغسل، سعيد، و كذا فى الحلبى الكبير: ۴۹، باب الغسل، سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا فى الطحطاوى علىٰ مراقى الفلاح: ۶۳، فصل تمام أحكام الوضوء، قديمى)

نہیں ہوتا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور عابد کا کہنا ہے کہ ٹوٹا ہوا دانت چاہے پلاسٹک پر خول چڑھا کر دانت کو جمائے کوئی حرج نہیں ہے، سونے کا ہو یا چاندی کا یا اسٹیل کا، ہر صورت میں جائز ہے، غسل اور وضو میں کوئی فرق نہ پڑے گا؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر بغیر خول چڑھائے دانت کا قائم رہنا دشوار ہو تو چاندی کا چڑھا لینا درست ہے، غسل کے وقت اس کو اتارنے سے معذوری ہو تو بغیر اتارے بھی غسل درست ہو جائے گا، نماز بھی درست ہو جائے گی۔(۱) سونے کے خول میں اختلاف ہے، احتیاط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۹۶/۷/۲۵ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۸۲/۵-۸۳)

دانتوں پر سونا یا چاندی وغیرہ کا خول اور وضو و غسل کا حکم:

سوال: دانتوں کے اندر سوراخ ہو جاتے ہیں اور اس میں غذا کے ذرات داخل ہو کر تکلیف اور درد کا موجب بن جاتے ہیں اس سے بچنے کے لیے ڈاکٹروں نے ایک علاج تجویز کیا ہے کہ سونا یا چاندی یا سیسہ یا سیمنٹ وغیرہ سے ان سوراخوں کو پر کر دیا جائے تا کہ غذا کے ذرات داخل نہ ہوں، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ سوراخوں کو بند کرنے میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ غسل جنابت میں غرغرہ کے وقت پانی سوراخوں میں نہیں جاتا، تو اس سے غسل جنابت میں خلل ہو گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــ

جبکہ بطور علاج دانت کے سوراخوں میں چاندی یا سونا یا سیسہ یا سیمنٹ وغیرہ ڈال کر انھیں بند اور پُر کر دیا جاتا ہے تو وہ ڈالی ہوئی چیز بدن کا جزو بن جاتی ہے اور غسل اور وضو میں اس چیز کو پانی پہنچانا کافی ہو جاتا ہے اس کے نیچے پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔ حدیث اور فقہ میں سونے، چاندی کے تاروں سے شکستہ دانتوں کو باندھنے اور چاندی سونے کی

(۱) (ولا يمنع) الطهارة (ونيم) أى خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به يفتىٰ (الدر المختار) قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (قوله به يفتىٰ): صرح به فى المنية عن الذخيرة فى مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة. (رد المحتار: ۱۵۴/۱، أبحاث الغسل، سعيد، وكذا فى الحلبى الكبير: ۴۹، باب الغسل، سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا فى الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۶۳، فصل تمام أحكام الوضوء، قديمى)

(۲) قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ: (ولا يشتد سنه) المتحرک (بذهب بل بفضة). (الدر المختار مع رد المحتار: ۳۶۱/۶-۳۶۲، كتاب الحظر والإباحة، فصل فى اللبس، سعيد) يعنى يحل شد السن المتحرک بالفضة ولا يحل بالذهب. (البحر الرائق: ۳۵۰/۸، كتاب الكراهية، رشيدية)

ناک بنوانے کی اجازت منقول ہے، ظاہر ہے کہ اس کے اندرونی حصہ میں پانی نہ پہنچے گا۔

"بستن دندان شکسته به تار نقره جائزاست نه به تارزر، ونزدصاحبین به تارزرهم جائزاست"۔(مالابدمنہ)

(ولايشتد سنه) المتحرك(بذهب بل بفضة) وجوزهما محمدؒ (درمختار:۳۱۷/۵و ۳۱۸). (قوله وجوزهما محمدؒ):أى جوزالذهب والفضة أى جوزالشد بهما وأماأبويوسفؒ فقيل معه و قيل مع الإمام.(شامى: ۳۱۸/۵) (ويتخذ أنفا منه)لأن الفضة تنتنه(درمختار: ۳۱۸/۵) (قوله لأن الفضة تنتنه):الأولىٰ تنتن بلاضمير(إلىٰ قوله) وأصل ذلك ماروى الطحاوىؒ بإسناده إلىٰ عرفجة بن سعدؓ أنه أصيب أنفه يوم الكلاب فى الجاهلية فاتخذ أنفاً من ورق فأنتن عليه فأمره النبى صلى اللّٰه عليه وسلم:أن يتخذ أنفاً من ذهب ففعل.....أى وفى التاتارخانية:وعلىٰ هذا الاختلاف إذاجدع أنفه أوأذنه أوسقط منه فأراد أن يتخذ سناً اٰخرفعند الإمام يتخذ ذلك من الفضة فقط وعند محمدؒ من الذهب أيضاًآه. (شامى:۳۱۸/۵) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ:۳/۹۔۱۰)

غسل کے وقت کھوکھلے دانت میں پانی پہونچانا فرض ہے یا نہیں:

سوال: حضور میرے منہ کے اندر ایک دانت میں کیڑا پکڑا اور کھایا، اب فوق کی طرف سے دانت کے بیچوں بیچ ایک سوراخ ہوگیا ہے، کچھ کھانے پینے کی چیز اس کے اندر گھستی ہے وہ نکالنے میں مشکل یعنی آلہ درکار ہوتا ہے، نکالنے کے بعد پھر کوئی چیز کھانے یا پینے سے دانت میں درد معلوم ہوتا ہے، ٹھنڈا پانی پہنچنے سے تکلیف ہوتی ہے، اب فرض غسل یا وضو کرنے کے وقت وہ سوراخ مذکور میں پہنچی ہوئی چیز نکالنی پڑے گی یا بغیر نکالے وضو اور فرض غسل ادا ہوگا، اس سوراخ میں پانی پہنچانا فرض ہے یا نہیں؟

الجواب

قال فى مراقى الفلاح فى بيان فرائض الغسل: وغسل الفم والأنف آه قال الطحطاوى:أى بدون مبالغة فيهما فإنها سنة فيه على المعتمد ولوكان سنه مجوفاً فبقى فيه طعام أوبين أسنانه أو كان فى أنفه درن رطب أجزأ،آه. (ص:۵۹)

غسل کی حالت میں دانت کے سوراخ میں پانی پہونچانا فرض نہیں اور پہونچائے تو اچھا ہے۔

(امدادالاحکام جلد اول ص ۳۵۸ تا ۳۵۹)

داڑھ میں مسالہ بھرا ہو تو غسل کا حکم:

سوال: ایک شخص ہے اس کی داڑھ کھوکھلی ہے، ڈاکٹر مسالہ بھرنے کو کہتا ہے جس کے نیچے ظاہر ہے کہ غسل کے

وقت پانی نہیں پہنچ سکتا جبکہ کلی فرض ہے، داڑھ کا کھوکھلا پن بڑھتا جا رہا ہے، تب کیا کریں؟

الجواب ______________ حامدًا و مصلیاً

اگر مسالہ بھرنا ضروری ہے اور پھر اس کے نیچے پانی نہیں پہنچ سکتا تو بھی کلی کافی ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند (فتاویٰ محمودیہ:۵/۸۳)

دانت کے سوراخ کو مصالحہ سے پر کرنا مانع غسل نہیں ہے:

سوال: شق دندان را داکتر پر کرده است، بعض مولوی صاحبان درباره غسل فرموده اند که غسل مے شود وبعضے گفته اند نمیشد، اکنون محترم شما مارا هدایت دهید که صحیح خیال چیست؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: عبد الباقی افغانستان۔۲۴/شعبان/۱۴۰۳ھ)

الجواب ______________

غسل بلاشک وشبه جائزاست زیرانچه خالی کردن سوراخ دروقت هر غسل حرج عظیم است که درشرع شریف مرفوع است۔

نظیره ما فی الهندیة: جلد۵ص۳۳۶:"من شد السن بالذهب و الفضة". (۲)

ومافی غسل شرح التنویر:"وثقب انضم". قلت: فهذا أشد حرجاً منه. (۳)ففافهم

(فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم:۷۱-۷۲)

---

(۱) (ولایمنع) الطهارة (ونیم) أی خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به یفتیٰ (الدرالمختار) قال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ: (قوله به یفتیٰ): صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسئلة الحناء والطین والدرن معللاً بالضرورة. (ردالمحتار:۱/۱۵۴، أبحاث الغسل، سعید، و کذا فی الحلبی الکبیر :۴۹، باب الغسل، سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا فی الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح:۶۳، فصل تمام أحکام الوضوء، قدیمی)

(۲) وفی الهندیة: قال محمد رحمه اللّٰه فی الجامع الصغیر: ولایشد الأسنان بالذهب ویشد ها بالفضة یرید به إذا تحرکت الأسنان وخیف سقوطها فأراد صاحبها أن یشدها یشدها بالفضة ولایشدها بالذهب وهذا قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه وقال محمد رحمه اللّٰه یشدها بالذهب أیضاً... وذکر الحاکم فی المنتقیٰ: لو تحرکت سن رجل وخاف سقوطها فشدها بالذهب أوبالفضة لم یکن به بأس عند أبی حنیفة وأبی یوسف رحمهما اللّٰه تعالیٰ الخ. (فتاویٰ هندیة: جلد۵ ص۳۳۶، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة)

(۳) قال العلامة الحصکفی: (لا) یجب (غسل ما فیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس (وثقب انضم و) لا (داخل قلفة). (الدرالمختار علیٰ هامش ردالمحتار: جلد۱ص۱۰۷، مطلب فی أبحاث الغسل)

ڈلی دانت میں رہتے ہوئے غسل کا حکم:

سوال: ڈلی کا ٹکڑا اگر دانتوں میں اٹک جائے تو غسل جنابت ہوگا یا نہیں؟ اور وضو اس صورت میں مکروہ تو نہ ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر اس ریزہ کے باوجود پانی پہنچ جاتا ہے تو غسل جنابت درست ہو جاتا ہے اور وضو میں بھی کراہت نہیں۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۸۳/۵-۸۴)

وضو اور غسل کی حالت میں منھ کے اندر کوئی ریزہ ہو اور نہ نکالے تو غسل درست ہے یا نہیں:

سوال: اگر کسی کے منھ میں پان کا ریزہ یا سپاری کا ٹکڑا ہو اور وضو و غسل کے وقت اس کو نہ نکالے، تو وضو اور غسل درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

نماز ہو جاتی ہے۔ (۲) (اور یہ وضو اور غسل درست ہے۔ ظفیر) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱۵۷/۱)

چھالی اٹک جائے تو اس کے ساتھ غسل ہو جاتا ہے یا نہیں:

سوال: ڈاڑھ کے درمیانی سوراخ میں اگر چھالی اٹک جاوے تو بغیر نکالے غسل جنابت درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

صحیح ہے اگر آسانی سے نکل سکتا ہو تو نکال دینا چاہئے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱۵۴/۱)

دانتوں پر مسی لگانا:

سوال: عام طور سے عورتیں دانتوں پر مسی لگاتی ہیں یہ جائز ہے یا نہیں اور جواز کی صورت میں وضو یا غسل کے

(۱) بخلاف نحو عجين، (و) لايمنع (ما علىٰ ظفر صباغ و) لا (طعام بين أسنانه) أو في سنه المجوف، به يفتىٰ، وقيل إن صلباً، منع، وهو الأصح. الدر المختار (قوله بخلاف نحو عجين): أى كعلك وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد، جوهرة الخ نعم ذكر الخلاف فى شرح المنية فى العجين واستظهر المنع لأن فيه لزوجة وصلابةً تمنع نفوذ الماء، الخ. (ردالمحتار: ۱۵۴/۱، أبحاث الغسل، سعيد، وكذافى الحلبى الكبير: ۴۹، فرائض الغسل، سهيل اكيڈمى لاهور، وكذافى الفتاوىٰ العالمگيرية: ۱۳/۱، الباب الثانى فى الغسل، رشيديه)

منھ کے اندرونی حصہ میں دانت، زبان سب داخل ہیں اگر دانتوں کے درمیان شگاف ہو اور ان میں کھانے کا کوئی حصہ داخل ہو تو غسل کرتے وقت اس کو نکال دینا چاہیے اور اگر نہ نکال سکے تو بھی غسل جائز ہے۔ (ردالمحتار: ۱۵۴/۱۔) طہارت کے احکام ومسائل:۔ انیس)

(۲-۳) ولو كان سنه مجوفاً فبقى فيه أو بين أسنانه طعام أو درن رطب فى أنفه ثم غسله على الأصح كذا فى الزاهدى، والاحتياط أن يخرج الطعام عن تجويفه ويجرى الماء عليه، هكذا فى فتح القدير. (عالمگيرى مصرى، الباب الثانى فى الغسل: ۱۳/۱)

وقت دانتوں میں خلال کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب

مسی لگانا جائز ہے اور بوقت وضو خلال کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ وضو میں کلی فرض نہیں ہے اور بوقت غسل کچھ تفصیل ہے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

ولو بقي العجين في الظفر فاغتسل لايكفى في الدرن والطين يكفى لأن الماء ينفذ وكذا الصبغ والحناء، انتهٰى.

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز پانی کو بدن تک پہنچنے سے مانع ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے۔ ورنہ ضروری نہیں۔ خزانۃ الروایۃ میں یہی مذکور ہے اور ذخیرہ میں ہے:

قال الفقيه أبو الليث: قد قيل في القروي يكون في ظفره شيء أنه لايجوز وضوءه وغسله وفي المدني لايجوز لأن القروي يكون في أظفاره طين ولايمنع وصول الماء فأما المدني يكون في أظفاره دسومة وأنها مانعة وصول الماء، انتهٰى.

اور تنویر الابصار، درمختار، ردالمحتار میں ہے:

(ولا يمنع) الطهارة (ونيم) أي خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته، وفي الشامي: لأن الاحترازعنه غير ممكن، حلية، (وحناء) ولو جرمه، به يفتىٰ، وفي الشامي: صرح به في المنية عن الذخيرة في مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة، قال في شرحها: ولأن الماء ينفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته، والمعتبر في جميع ذلك نفوذ الماء ووصوله إلى البدن، آه (ودرن ووسخ) عطف تفسير، وكذا دهن ودسومة (وتراب) وطين ولو (في ظفر مطلقاً) أي قروياً أومدنياً في الأصح بخلاف نحو عجين. وفي الشامي: أي كعلك وشمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد، جوهرة، لكن في النهر: ولوفي أظفاره طين أوعجين فالفتوىٰ علىٰ أنه مغتفر قروياً كان أومدنياً انتهٰى، نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع لأن فيه لزوجةً وصلابةً تمنع نفوذ الماء. (و) لا يمنع (ما علىٰ ظفر صباغ و) لا (طعام بين أسنانه) أوفي سنه المجوف، به يفتىٰ، و قيل إن صلباً منع، وهو الأصح. وفي الشامي: صرح به في شرح المنية وقال لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، انتهٰى. (۱)

اور مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:

ولابد من زوال ما يمنع دخول الماء للجسد كشمع وعجين، انتهٰى.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسی اس قدر لگائی کہ دانتوں کے درمیان جم کر رہ گئی اور پانی کا اثر جسم تک نہیں پہنچ سکا تو اس مسی کو اتارے بغیر غسل صحیح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو: ص ۱۸۲-۱۸۳)

(۱) الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۱۵۴، ۱۵۵، مطلب في أبحاث الغسل، انیس

مرد یا عورت کے لیے مسی لگانے کا حکم:

سوال: عورت یا مرد کو مسی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

مرد کو مسی حرام، عورت کو درست، مگر دانتوں میں جرم مسی کا نہ جمے، اگر جمے گا تو غسل سے پاک نہ ہوگا۔ (۱) فقط
بدست خاص سوال: ۹۹۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۳۸۱)

غسل میں جمی ہوئی مسی مانع طہارت ہے:

سوال: مسی کا استعمال عورتوں کو جائز ہے یا نہیں اس سے جو ریخیں دانتوں میں جم جاتی ہیں اور وضو اور غسل میں پانی دانتوں کے نیچے نہیں پہنچتا، مانع طہارت ہے یا نہیں، اگر کوئی قصداً دانتوں میں ایسا مصالحہ لگائے کہ بلا دانت جدا ہوئے وہ مصالحہ جدا نہ ہو، اس میں کچھ قباحت شرعی ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

مسی اگر جم جائے تو مانع وضو نہیں مگر مانع غسل ہے، (۲) اور اگر قصداً کسی دوا سے خالی جگہ کو بھر کر ہموار کیا گیا ہے تو اس کا حکم مثل جز و بدن کے ہوگیا وہ مانع صحت غسل کو نہیں ہے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ۲۳۹۔۲۴۰)

دانتوں کے اندر اگر منجن وغیرہ گھس جاوے تو غسل کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ زاک یعنی پھٹکری ۲ر تولہ، کتھ ۲ر تولہ، نیلا تھوتھ ۶ر ماشہ کا منجن بنایا گیا جو امراض دنداں کو بہت مفید ہے لیکن مسی کی طرح سیاہ ہو جاتے ہیں، آیا یہ سیاہی مثل دھڑی مسی کے مخل وضو و غسل ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جو چیز مانع وصول آب نہ ہو مخل طہارت نہیں اسی طرح جو مانع ہو مگر ضرورت ہو وہ بھی مخل نہیں۔

فی الدر المختار: (ولا یمنع) الطهارة (ونیم)...... (وحناء) ولو جرمه، به یفتیٰ. فی رد

(۱۔۲) (و) لا یمنع (ما علیٰ ظفر صباغ و) لا (طعام بین أسنانه) أو فی سنه المجوف، به یفتیٰ، و قیل: إن صلباً منع ،وهو الأصح، صرح به فی شرح المنیة وقال لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، انتهیٰ. (الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/۱۵۴، أبحاث الغسل، انیس)

(۳) فی غسل شرح التنویر: "وثقب انضم"، قلت: فهذا أشد حرجاً منه (قال العلامة الحصکفی: (لا) یجب (غسل ما فیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس (وثقب انضم و) لا (داخل قلفة). (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار: جلد اول ص ۱۰۷، مطلب فی أبحاث الغسل، انیس)

المحتار: قوله به يفتىٰ: صرح به فى المنية عن الذخيرة فى مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة، وفى الدر المختار: (و) لا (طعام بين أسنانه) أو فى سنه المجوف، به يفتىٰ. وقيل: إن صلباً منع، وهو الأصح. فى رد المحتار: صرح به فى شرح المنية وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، اه. (ردالمحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۰۴)

پس اگر یہ سیاہی مانع وصول آب نہیں جیسا کہ غالب ہے تب تو ظاہر ہی ہے کہ مخل غسل نہیں اور اگر مانع ہونے کا بھی احتمال ہو تب بھی ضرورت ہے لہذا عفو ہے، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول، ص ۴۶)

دانتوں میں دوا جم جائے تو غسل جنابت میں کیا کرے:

سوال: نزلہ کی وجہ سے دانتوں میں درد رہتا ہے اور دانتوں میں فرق ہوگیا ہے اگر کوئی دوا ایسی استعمال کرے کہ درمیان دانتوں کے جم جاوے اور ایسی جم جاوے کہ مثل مسوڑھوں کے ہو جاوے اور دانتوں کے درمیان میں پھر کوئی فرق اور کشادگی نہ رہے تو اس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں اور غسل جنابت میں کوئی حرج تو نہ ہوگا۔

الجواب

اگر اس دوا کے ازالہ میں حرج اور دشواری ہو تو اس کے نیچے پانی پہنچانا ضروری نہیں اور وہ مانع غسل نہیں۔

تؤيد جزئيات كثيرة مذكورة فى الدر المختار، بحث الغسل (ولا طعام بين أسنانه أو فى سنه المجوف، به يفتىٰ، وقيل: إن صلباً منع وهو الأصح (الدر المختار) صرح به فى شرح المنية وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (ردالمحتار: ۱/۱۰۴) (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول ۴۷)

کتھے یا مسی کا رنگ دانتوں میں جم جائے تو غسل جنابت میں کیا کرے:

سوال: جو لوگ پان کھانے کے عادی ہیں علیٰ ہذا جو عورتیں مسی کثرت سے لگاتی ہیں ان کے دانتوں میں چونہ یا مسی کی تہ جم جاتی ہے جو آسانی سے چھوٹ نہیں سکتی پس سوال یہ ہے کہ غسل جنابت کرتے وقت (چونکہ اس کے نیچے تک پانی نہیں پہنچ سکتا تاوقتیکہ اس کو چھڑایا نہ جاوے اور جس کا چھڑانا بلا کسی تیز شئے کے کھرچے ہوئے ممکن نہیں) اس تہ کو چھڑانا ضروری ہے بلا اس کے چھڑائے غسل درست ہوگا یا نہیں؟

بہشتی زیور حصہ اول ۵۸ مطبوعہ ساڈھورہ، غسل کے بیان کے آخری صفحہ پر یہ مسئلہ درج ہے۔

(مسئلہ: اگر مسی کی دھڑی یعنی نہ جمائی ہے تو اس کو چھڑا کر کلی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا) یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں اگر ہے تو اسی پر چونہ کی تہہ کو بھی قیاس کیا جائے یا نہیں؟

الجواب______________________

یہ مسئلہ درست ہے مگراس میں ایک قید ہے وہ یہ کہ آسانی سے چھڑانا ممکن ہو ورنہ اگر چھڑانے میں دشواری ہو تو پھر بدون چھڑائے درست ہے۔**في الدر المختار: (ولا يمنع) الطهارة (ونيم) أي خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولوجرمه به يفتیٰ، في رد المحتار: صرح به في المنية عن الذخيرة في مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة (إلیٰ قوله) فالأظهر التعليل بالضرورة.** (جلد:۱/۱۵۶) پس چونہ میں یہی تفصیل ہے کہ اگر آسانی سے چونہ کو نکال سکیں تو نکالنا واجب ہے ورنہ معاف ہے۔ (امداد الفتاویٰ جدید، جلد اول/۴۷)

کیا غسل میں ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے:

سوال: کسی کو غسل جنابت کی ضرورت پیش آئی تو اس نے پہلے پیشاب کیا پھر اس کے بعد نجاست پاک کی، پھر اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی، پھر تمام بدن پر پانی بہایا اس کے بعد اس نے نمازِ صبح وظہر وعصر و مغرب وعشا پڑھی۔ تو کیا یہ نماز اس کی ہوگئی؟ نیز کیا غیر غسل جنابت کے ہر غسل میں کلی کرنا، ناک میں پانی دینا فرض واجب ہے یا سنت؟

الجواب______________________ حامدًا و مصلیاً

ناک میں پانی دینا غسل جنابت میں فرض ہے، بغیر اس کے غسل نہیں ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہیں ہوگی۔(۱) غسل جنابت کے علاوہ اور کسی غسل میں پانی دینا فرض نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۵/۲/۱۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۷۹/۵)

غسل کرتے وقت ناک دھونے کا حکم:

سوال: غسل کرتے وقت ناک میں پانی ڈالنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟ کیا پانی ناک میں ڈال کر انگلی مارنا کافی ہے یا پانی کھینچ کر اقصیٰ ناک تک پہونچانا ضروری ہے؟ جبکہ کھینچتے وقت دماغ تک پانی پہنچنے کی صورت میں تکلیف کا اٹھانا لازم ہوتا ہے۔

---

(۱) **(و فرض الغسل)...... (غسل) كل (فمه) ويكفي الشرب عباً، لأن المج ليس بشرط في الأصح (وأنفه) حتى ماتحت الدرن (الدر المختار: ۱/۱۵۱، ۱۵۲، أبحاث الغسل، سعيد، وكذا في خلاصة الفتاوى: ۱/۱۴، الفصل الثاني في الغسل، امجد اكيڈمي لاهور، و كذا في حاشية الطحطاوي علیٰ مراقي الفلاح: ۱۰۲، فرائض الغسل، قديمي)**

ابو حنيفة عن عثمان بن راشد عن عائشة بنت عجرد قالت قال ابن عباس رضي الله عنه: اذا اغتسل الجنب ونسي المضمضة والإستنشاق فليعد الوضوء بالمضمضة والإستنشاق. (مسند حافظ طلحہ بن محمد، مسند الامام حسن بن زیاد، کذا فی جامع المسانید: ۱/۲۶۷، ۲۶۸ بحوالہ اعلاء السنن: ۱/۲۰۶، ۲۰۷، فرضیۃ المضمضۃ والاستنشاق فی الغسل المفروض، مکتبہ یحی، سہارنپور یوپی، انیس)

الجواب

دورانِ غسل ناک کا دھونا فرض ہے اور ناک کی مقدار ناک کی نرمی تک ہے، ایسی صورت میں اپنی سہولت کو مدِّ نظر رکھ کر جو مناسب نظر آئے وہی طریقہ اختیار کریں۔(۱)

"قال الحصکفیؒ: (وفرض الغسل)...... (غسل) کل (فمه) ویکفی الشرب عباً لأن المجّ لیس بشرط فی الأصح (وأنفه) حتیٰ ماتحت الدرن". (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، أبحاث الغسل: ج۱ص۱۵۱). (۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ۵۲۱، ۵۲۲)

غسل میں پانی سونگھ کر ناک میں چڑھانے کا حکم:

سوال "فتاویٰ افریقہ" مصنفہ احمد رضا خان بریلوی: صفحہ ۳۱ پر تحریر ہے کہ غسل کا دوسرا فرض ناک کے دونتھنوں میں پورے نرم بانسے تک پانی پہنچانا ہے۔ مگر اس کے لئے پانی سونگھ کر چڑھانا درکار ہے جسے وہ قطعاً نہیں کرتے، (غیر مسلم) بلکہ آج لاکھوں جاہل مسلمان اس سے غافل ہیں۔ جس کے سبب ان کا غسل نادرست ہے اور نمازیں باطل ہیں۔ حوالہ "محیط" کا دیا ہے۔ پانی سونگھ کر چڑھانا کیسے ہوتا ہے؟ روزے میں خطرہ ہے اور یہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اگر انگلی تر کر کے بانسے تک لے گئے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب

ناک میں پانی ڈالنے اور تر انگلی کو جس سے پانی ٹپک رہا ہو ناک کے اندر لے جانے سے بھی غسل ہو جائے گا۔(۳)

فقط واللہ اعلم، بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، ۱۳۹۵/۱۰/۲۷ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۷۹/۲)

غسل میں ناک کے اندر پانی پہنچانے کی حد:

سوال: غسل کے تین فرائض میں سے ایک فرض ہے ناک میں پانی ڈالنا، میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ پانی

(۱) اگر غسل فرض ہو تو اس غسل کے لیے ناک میں اس کے نرم حصہ تک پانی پہونچانا فرض ہے۔ اگر ناک میں سوکھی ہوئی رینٹ ہو تو اس کو ہٹا کر اس کے نیچے پانی پہونچانا ضروری ہے۔ (ردالمحتار: ۱۵۲/۱) اگر کسی شخص کی ناک کٹی ہو یا نہ ہو اور اس نے پلاسٹک سرجری سے ناک بنوار کھی ہو اور وہ ناک کا جز ہو تو اس کا دھونا اور اس کے اندر پانی پہونچانا ضروری ہوگا۔ اگر ناک میں سوراخ ہو اور کوئی زیور پہن رکھی ہو تو نہاتے وقت اسے حرکت دے کر پانی اندر داخل کرنا ضروری ہے۔ (ردالمحتار: ۱۵۵/۱) طہارت کے احکام ومسائل: ۔انیس)

(۲) قال طاهر بن عبدالرشیدؒ: وإنما یجوز إذا تمضمض واستنشق بناءً علیٰ أن المضمضة والاستنشاق فرض فی الغسل عندنا (خلاصة الفتاویٰ، الفصل الثانی فی الغسل: ج۱ص۱۴/ ومثله فی الطحطاوی حاشیة مراقی الفلاح: ص۸۱، فصل فی فرائض الغسل)

(۳) (و فرض الغسل)...... (غسل) کل (فمه)...... (وأنفه) حتیٰ ماتحت الدرن". (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، أبحاث الغسل: ج۱ص۱۵۱، انیس)

ناک کی نرم ہڈی تک پہنچانے کے لئے ضری ہے کہ چلو میں پانی لیکر ناک سے دماغ کی طرف کھینچو یعنی سانس کے ذریعہ پانی ناک میں چڑھاؤ، تو کیا یہ درست ہے یا جس طرح وضو میں ناک میں پانی ڈالتے ہیں وہ صحیح ہے کیونکہ ناک میں پانی چڑھاتے وقت تکلیف سی محسوس ہوتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ہڈی کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں بلکہ ہڈی جہاں شروع ہوتی ہے وہاں تک پانی پہنچانا فرض ہے جو معمولی اہتمام سے بسہولت ہوسکتا ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔۲۹/ربیع الثانی ۹۹ھ۔(احسن الفتاویٰ:۳۸/۲)

کان اور ناک کے سوراخ میں پانی پہنچانے کا حکم:

سوال: جہاں تک میں نے دینی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور مجھے جو بات سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ غسل ضروری میں عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ناک کے سوراخ میں جہاں وہ تیلی لونگ اور کانوں کے سوراخوں میں جہاں وہ کانٹے وغیرہ جیسے زیور پہنتی ہے ان سوراخوں کے اندر پانی کو نہ پہنچائے تو غسل کے فرائض پورے نہیں ہوں گے۔ پھر خاص کر تیلی کے سوراخ یعنی ناک میں پانی کا پہنچانا تو مشکل بھی ہے۔ چونکہ وہ تو اندر باہر سے چپکی ہوتی ہے اسے ہلایا بھی نہیں جاسکتا چونکہ گنجائش باقی نہیں ہوتی، پچھلے دنوں جب غسل کے فرائض اور شرائط پہ بات ہوئی تو ایک دوست نے جو تبوک میں رہتا ہے یہ کہہ کر شک میں ڈال دیا کہ مذہب اسلام اتنا سخت اور پیچیدہ و مشکل نہیں ہے جتنا کہ تم لوگوں نے بنا دیا ہے، جواباً کتاب وسنت کی رو سے فتویٰ ارشاد فرمائیں کہ ہم دونوں میں سے کون صحیح ہے اور پھر اسلام کی احتیاط سے کون کون سے زیور موزوں وموافق ہوسکتے ہیں تا کہ کسی لحاظ سے غسل ناقص نہ رہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

اگر زیور پہنا ہوا ہے اور تنگ ہے تو اسے ہلانا ضروری ہے تا کہ پانی پہنچ جائے اگر پہنا ہوا نہ ہو تو سوراخ کے اوپر پانی بہانے سے از خود پانی اندر چلا جائے تو بھی فرض ادا ہو گیا ورنہ پانی پہنچائیں البتہ کسی تنکے وغیرہ کے ذریعہ سے پہنچانے کا تکلف نہ کریں (۲) اور اسے تنگی کہنا جہالت ہے بسا اوقات انہی جگہوں پر میل کچیل جمع ہو کر سخت پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے لہذا طبی تقاضا بھی یہی ہے کہ ان جگہوں کو صاف رکھا جائے۔ **وجب تحريك القرط**

(۱) (و فرض الغسل)...... (غسل) كل (فمه)...... (وأنفه) حتىٰ ماتحت الدرن". (الدر المختار علىٰ صدر ردالمحتار ،أبحاث الغسل: جلداول ص ۱۵۱، انیس)

(۲) کان یا ناک کے اندر سوارخ ہو تو اس کا دھونا ضروری ہے اور اگر وہ سوراخ بند ہو گیا ہو تو لکڑی وغیرہ سے اس کو کھود کر صاف کرنا اور دھونا ضروری نہیں ہے۔(ردالمختار:۱۵۳/۱۔الفتاویٰ التاتارخانیہ:۱۵۰/۱)۔(طہارت کے احکام ومسائل:صفحہ ۲۴۵)

اگر انگوٹھی یا کان وناک میں بالی پہن رکھی ہو، تو اس کو پانی دے کر خوب حرکت دیں، تا کہ اس کے نیچے کے حصہ میں پانی پہنچ جائے۔(رد المختار:۱۵۵/۱)طہارت کے احکام ومسائل:صفحہ ۲۴۲۔انیس)

والخاتم الضيقين ولولم يكن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره أجزاه وإلا أدخله ولايتكلف في إدخال شيء سوى الماء من خشب ونحوه، كذا في البحر الرائق.(هندية: ج۱ص۱۴)فقط واللّٰه تعالیٰ أعلم محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس، ملتان، ۲۴/۴/۱۴۰۸ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۵۰و۵۱)

بوقت غسل کان کے سوراخ میں پانی پہنچانے کا حکم:

سوال: ایک جوان عمر عزیز کا، کان بچپن میں چھدا تھا، غسل کرتے وقت وہ سوراخ میں بھیگی ہوئی سینک ڈال لیا کرتے تھے اب اس قصد سے کہ سوراخ رفتہ رفتہ بند ہو جائے انہوں نے سینک ڈالنی چھوڑ دی ہے البتہ پانی کی دھار اہتمام سے ڈال لیتے ہیں وہ دریافت کرتے ہیں آیا یہ کافی ہے؟

الجواب

في الدرالمختار :(ولولم يكن بثقب أذنه قرط فدخل الماء فيه) أي الثقب (عند مروره) علىٰ أذنه (أجزأه كسرة وأذن دخلهما الماء وإلا) يدخل (أدخله) ولو بأصبعه ولايتكلف بخشب ونحوه والمعتبر غلبة ظنه بالوصول، في ردالمحتار :(قوله ولا يتكلف):أي بعد الإمرار، كماقدمناه عن شرح المنية،آه. (۱)اس روایت سے معلوم ہوا کہ دھار ڈال لینا کافی ہے اور اگر دھار ڈالتے وقت انگلی سے بھی ذرا مَل (رگڑ) لیا کریں، زیادہ احتیاط ہے، زیادہ وہم نہ کریں۔فقط

۲۱/ جمادی الاولیٰ/۱۳۵۳ھ، النور:۸، جمادی الاخریٰ/۱۳۵۴ھ۔ (امداد الفتاویٰ جدید: جلد اول/۵۷)

غسل کرتے وقت جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو تو اس کا حکم:

سوال:۔ ختنے کے وقت بعض اوقات حشفہ کے اردگرد چمڑہ رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے غسل کے وقت حشفہ تک پانی پہنچانا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ بغیر کسی تکلف اور سخت کوشش کے پانی داخل نہیں ہوتا، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب

جس جگہ میں پانی داخل کرنا شاق ہو تو وہاں کانوں کے سوراخ کی طرح ظاہر پر پانی ڈالنے سے غسل صحیح ہوتا ہے، ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت نہیں جو موجبِ حرج ہوں۔(۲)

’’قال الحصكفيؒ:(ولو) كان (خاتمه ضيقاً نزعه أو حركه) وجوباً (كقرط، ولولم يكن بثقب أذنه قرط فدخل الماء فيه) أي الثقب (عندمروره) علىٰ أذنه (أجزأه كسُرّة وأذن دخلهما الماء،

(۱) الدر المختار مع ردالمحتار ،مطلب في أبحاث الغسل : ج۱ص۱۵۵، بیروت، انیس۔

(۲) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس پر ختنہ والے حصے کی کھال کی اندرونی سطح میں پانی کا پہونچانا ضروری ہے، البتہ اگر کوئی غیر مختون شخص ایسا ہو کہ وہ حصہ کھلتا نہ ہو اور اسے کھولنے میں تکلیف ہو تو اس صورت میں اندرونی حصہ کا دھونا فرض نہ ہوگا۔(ردالمحتار:۱/۱۵۳) طہارت کے احکام ومسائل: صفحہ ۲۴۵، انیس)

وإلا)یدخل (أدخلہ) ولوبأصبعہ ولایتکلف بخشب ونحوہ، والمعتبر غلبة ظنہ بالوصول(الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار ،أبحاث الغسل : ج۱ص۱۵۵)(۱)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۳۰)

حشفہ کے اردگرد سوراخوں میں پانی نہ پہنچنے کی صورت میں غسل کا حکم:

سوال: ختنے کے وقت بعض اوقات حشفہ کے اردگرد سوراخ رہ جاتے ہیں جس کو غسل کے وقت پانی پہنچانا مشکل ہوتا ہے،کوشش کے باوجود پانی کا ادخال نہیں ہوتا،تو غسل ووضو کا کیا حکم ہوگا ؟ بینوا توجروا۔(المستفتی فضل احد، بٹ خیلہ ملاکنڈ۔۲۷/شعبان/۱۴۰۲ھ)

الجواب

جس سوراخ میں پانی داخل کرنا شاق (مشکل) ہوتو وہاں کانوں کے سوراخوں کی طرح ظاہر پر پانی ڈالنے پر اکتفا کرنا مرخص ہے۔(۲)وھو الموفق (فتاویٰ دیوبند پاکستان،المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم:۱۳۳۔۱۳۴)

غسل میں تمام بدن دھونا فرض ہے،اس کے بغیر غسل نہیں ہوتا:

سوال: زوجات کشمیررواج مقررنمودہ اند کہ درغسل جنابت اندام زیرناف بشویند وبالائے ناف نشویند، ایں غسل جائزست یانہ؟

(کشمیر میں عورتوں میں رواج یہ ہے کہ وہ غسل جنابت میں بھی صرف ناف کے نیچے کا حصہ دھوتی ہیں اوپر کا نہیں،کیا حکم ہے؟ظفیر)

الجواب

درغسل جنابت شستن تمام بدن ورسانیدن آب بہمہ اعضاء وتمام اندام ضروراست،بدون آن غسل جائزنباشد۔ (۳)حاصل جواب یہ ہے کہ ناپاکی والے غسل میں تمام

---

(۱) قال إبراھیم الحلبیؒ:امرأة اغتسلت ھل تتکلف فی إیصال الماء إلیٰ ثقب القرط أم لا،قال:أی محمدؒ،تتکلف فیہ أی فی إیصال الماء إلیٰ ثقب القرط کماتتکلف فی تحریک الخاتم إن کان ضیقاً والمعتبر فیہ غلبة الظن بالوصول(وبعدأسطر)ولاتتکلف لغیرالإمرار من إدخال عود ونحوہ فإن الحرج مدفوع،(کبیری،فرائض الغسل: ص۴۸،ومثلہ فی الھندیة:الفصل الأول فی فرائض الغسل: ج۱ص۱۴)

(۲) قال العلامة ابن عابدینؒ:(قولہ وثقب انضم)قال فی شرح المنیة:وإن انضم الثقب بعدنزع القرط وصار بحال إن أمرّ علیہ الماء یدخلہ وإن غفل لا،فلابد من إمرارہ ولایتکلف لغیرالإمرارمن إدخال عود ونحوہ فإن الحرج مدفوع.(ردالمحتار علیٰ صدر الدر المختار: جلد۱ص۱۱۳،أبحاث الغسل)

(۳) وفرض الغسل المضمضة والاستنشاق وغسل سائرالبدن. (الھدایة، فصل فی الغسل:۱/۳۶،ظفیر)

حدیث میں ہے:عن علیؓ قال: إن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: من ترک موضع شعرة من جنابة لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار. (أبو داؤد،حدیث نمبر۲۴۹،انیس)

اعضا پورے بدن کا تر ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر غسل جائز نہیں ہوتا۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۵۲)

غسل جنابت میں پورے جسم کا دھونا ضروری ہے:

سوال: ناپاکی کی حالت میں کمر سے پانی گرانے پر پاکی حاصل ہوگی یا نہیں، یا پورے جسم پر پانی گرانا ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

جنابت سے پاکی حاصل کرنے کے لیے پورے جسم کو پاک کرنا ضروری ہوگا، صرف کمر سے نیچے پانی گرالینا کافی نہیں ہوگا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد نعمت اللہ قاسمی، ۱۶/۶/۱۴۰۴ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۱۰۲)

کیا غسل جنابت میں کندھے سے نہانا کافی ہوگا:

سوال: کیا عورت کو غسل جنابت اور ماہواری کے غسل میں سر سے لے کر پاؤں تک غسل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ یا صرف کندھے سے غسل کر لینا ہی کافی ہے؟

ھو المصوب ــــــــــــــــــــ

مکمل جسم پر پانی کا ڈالنا ضروری ہے اور کلی کرنا وناک میں پانی ڈالنا بھی غسل کے فرائض میں شامل ہے۔(۳)

تحریر: مسعود حسن حسنی ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۶۳)

---

(۱) غسل اسی وقت صحیح ہوگا جب بدن کے تمام ظاہری حصہ پر پانی پہنچ جائے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، اگر کوئی عذر نہیں اور پھر جسم کا کوئی ظاہری حصہ خشک رہ جائے اور وہاں پانی نہ پہنچ سکے تو غسل صحیح نہ ہوگا۔ بدن کے ظاہری حصہ میں ناف، سر کے بال، مردوں کے لیے مونچھ کے بال اور کھال، بھنوؤں کے بال اور اس کی کھال، داڑھی کے بال اور اس کی کھال داخل ہیں۔

يفترض غسل بشرة اللحية وشعرها ولو كانت كثيفة كثة.(طحطاوی:۱/۵۶)

بالوں کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر کسی مرد کے داڑھی یا سر کے بال بڑے ہوں اور ان میں لٹ پڑ گئی ہو تو ان کو کھول کر دھونا چاہیے اور اگر کھول کر نہ دھوئے مگر ان کی جڑ تک پانی پہنچ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا، اگرچہ احتیاط ان کو دھونے میں ہے۔(الفتاویٰ التاتارخانیہ:۱/۱۵۰)

(طہارت کے احکام ومسائل: صفحہ ۲۴۴، انیس)

(۲) پاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پورے جسم کو اس طرح دھونا ضروری ہوگا کہ ایک بال کے برابر بھی خشک نہ رہے۔ مجاہد۔ (حدیث میں ہے: عن علي قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:" من ترك موضع شعرة من جنابة لم يغسلها فعل بها كذا وكذا من النار". (أبو داؤد، باب في الغسل من الجنابة، ص۴۶، نمبر ۲۴۹)

معلوم ہوا کہ ایک بال برابر بھی غسل میں خشک رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا، اسی لئے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی ضروری ہے۔ انیس)

الفصل الأول في فرائضه وهي ثلاثة: المضمضة والاستنشاق وغسل جميع البدن الخ. (الفتاویٰ الهندية:۱/۱۳)

(۳) فرض الغسل المضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن ..... لنا قوله تعالىٰ :"وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا" وهو أمر بتطهير جميع البدن إلّا ما يتعذر إيصال الماء إليه خارج عن النص. (الهداية مع الفتح:۱/۶۰و۶۱)

دورانِ غسل سر پر مسح کرنا کافی نہیں:

سوال: کیا غسل کرتے وقت عورت کے لئے پورے بدن کا دھونا فرض ہے؟ بعض عورتیں بدن پر پانی ڈال کر مسح کرنا کافی سمجھتی ہیں، کیا ایسی صورت میں غسل ہو جاتا ہے؟

الجواب ————————

احکامِ غسل میں مرد اور عورت یکساں ہیں، جیسا مرد کے لئے پورے بدن کا دھونا فرض ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی پورے بدن کا دھونا ضروری ہے، سر کے بالوں پر مسح کر لینا کافی نہیں، بال بھی دھونا ضروری ہے، اگر غسل کرتے وقت بالوں پر مسح کر کے، دھونا چھوڑ دیا جائے تو اس سے غسل ادا نہیں ہوگا۔(۱) "**قال الحصکفیؒ: (و فرض الغسل)...... (غسل) کل (فمه)...... (و أنفه) حتی ماتحت الدرن (و) باقی (بدنه)، لکن فی المغرب وغیره: البدن من المنکب إلی الألیة، وحینئذ فالرأس والعنق والید والرجل خارجة لغةً داخلة تبعاً شرعاً.** (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار، أبحاث الغسل: جلد اول ص ۱۵۲) (۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ: ۵۲۷)

غسل میں سر پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو مسح کرنا درست ہے یا نہیں:

سوال: اگر کسی عورت کو غسل کرتے وقت سر پر پانی ڈالنے سے سر میں شدید درد ہو جاتا ہو، تو ایسی حالت میں وہ مسح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ علاج کیلئے پیسہ نہیں ہے؟

الجواب ———————— حامدًا و مصلیاً

غسل میں سر کا دھونا فرض ہے، اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہے تو گرم پانی سر پر ڈال لیں، تمام بالوں کا دھونا ضروری نہیں بلکہ بالوں کی جڑوں کو تر کر لینا کافی ہے۔ اگر مسلم ماہر طبیب نے سر پر پانی ڈالنے کو منع کیا ہو یا بار بار کا تجربہ ہو کہ سر پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوگا اور دردِ سر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں سر پر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے، اس کی بھی گنجائش ہے کہ مسح کر لے۔ "**ولو ضرها غسل رأسها ترکته، وقیل: تمسحه الخ**" **درمختار**. (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، ۱۸/۱۱/۸۵ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۷۹-۸۰)

---

(۱) **عن أم سلمةؓ قالت: قلت یارسول اللّٰه! إنی امرأة أشد ضَفر رأسی أفأنقضه لغسل الجنابة؟ قال: لا، إنما یکفیک أن تحثی علیٰ رأسک ثلاث حثیات ثم تفیضین علیک الماء فتطهرین.** (مسلم، نمبر ۳۳۰/۷۴۲/ابوداؤد، نمبر ۲۵۱)

دوسری حدیث میں ہے: **ثم تصب علیٰ رأسها فتدلکه دلکاً شدیداً حتی تبلغ شؤون رأسها.** (مسلم، نمبر ۳۳۲/۷۵۰)

یعنی پانی بالوں کی جڑوں کے اندر پہنچانا ضروری ہے تب غسل ہوگا۔ انیس

(۲) **وفی الهندیة: الفصل الأول فی فرائضه: وهی ثلاثة: المضمضة والاستنشاق وغسل جمیع البدن علیٰ ما فی المتون** (الهندیة، الباب الثانی فی الغسل: ج ۱ ص ۱۳، ومثله فی البحر الرائق، کتاب الطهارة: ج ۱ ص ۴۵)

(۳) **(الدر المختار: ۱/۱۵۳، أبحاث الغسل، سعید) ولو ضرها غسل رأسها ترکته الخ. (حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح: ۱۰۳، فرائض الغسل، قدیمی، وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریة: ۱/۵، فرائض الوضوء، رشیدیه)**

غسل میں آنکھ کے اندر پانی پہنچانے کا حکم:

سوال: کیا غسل کے اندر آنکھ کے اندرونی حصہ میں بھی پانی آنکھیں کھول کر پہونچانا ضروری ہے یا آنکھ بند کر کے بھی چہرہ دھویا جائے تو کافی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

پانی پہونچانا ضروری نہیں۔(۱) فقط واللہ اعلم۔حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۹۴/۵)

غسل فرض میں ناف میں انگلی ڈالنے کا حکم:

سوال غسل کرتے وقت ناف میں انگلی ڈالنا فرض غسل میں ضروری ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ

فرض غسل میں ناف کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے،اس لئے بہتر یہی ہے کہ انگلی پھیر لی جائے،تا کہ پانی پہنچنے کا یقین ہو جائے۔

"ویجب إیصال الماء إلی داخل السرة وینبغي أن یدخل أصبعه فیهاللمبالغة کذافی محیط السرخسی،آھ .(عالمگیری: ج۱ص۷) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفااللہ عنہ،مفتی خیر المدارس،ملتان۔(خیر الفتاویٰ:۶۶/۲)

غسل میں فرج خارج کو دھونا فرض ہے:

سوال: عورت کے فرض غسل میں شرمگاہ کو اندر سے دھونا بھی ضروری ہے یا کہ عام دستور کے مطابق استنجا کافی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

عورت کی شرمگاہ کے دو حصے ہیں ایک بیرونی حصہ جو مستطیل شکل کا ہے اس کے بعد کچھ گہرائی میں جا کر گول

---

(۱) دونوں آنکھوں کے ناک اور کان کی طرف والے کونے اور پلکوں میں پانی پہونچانا فرض ہے۔(طحطاوی:۳۵)
(بحوالہ طہارت کے احکام و مسائل،صفحہ ۲۴۵،انیس الرحمٰن قاسمی)

(لا)یجب (غسل مافیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس(الدرالمختار)(قوله کعین) لأن في غسلها من الحرج مالایخفیٰ، لأنها شحم لاتقبل الماء، وقدکف بصر من تکلف له من الصحابة،الخ .(رد المحتار:۱۵۲/۱، مطلب في أبحاث الغسل،سعید،وکذا في الفقه الإسلامي وأدلته:۵۲۳/۱،المطلب الثالث، فرائض الغسل،سعید،وکذا في الفتاویٰ العالمگیریة:۳۱/۱،الباب الثاني في الغسل،وکذا في الدرالمختار:۹۷/۱،أرکان الوضوء أربعة،سعید)

البتہ آنکھ کے اندر پانی پہنچانا بہتر ہے۔ **عن ابن عمرؓ قال: کان إذا اغتسل من الجنابة نضح الماء في عینیه و أدخل أصبعه في سرته.(سنن بیهقي،باب نضح الماء في العینین ، وإدخال الأصبع في السرة:** ج اول،ص۲۷۳،نمبر۸۳۷،انیس)

سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصہ کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے، فرض غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے، یعنی گول سوراخ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، بدوں اس کے غسل صحیح نہ ہوگا، البتہ فرج داخل کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں۔ قال في التنوير: (ويجب غسل سرة وشارب وحاجب ولحية وفرج خارج) وفي الشرح: لأنه كالفم لاداخل لأنه باطن. (تنوير الأبصار مع الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، مطلب في أبحاث الغسل: ۱/۱۴۱)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ ۶ رشوال ۹۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۳۷)

غسل کے وقت عورت کو شرمگاہ کے اندرونی حصہ کو دھونا ضروری نہیں:

سوال: وقت غسل کے عورت کو اپنی اندام نہانی کو بذریعہ انگشت تین مرتبہ پاک کرنا فرض ہے یا سنت اور بغیر اس طرح پاک کئے غسل جائز سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر غسل کرنے سے پہلے اندام نہانی کو بذریعہ انگشت تین مرتبہ پاک نہ کیا جائے گا، غسل سے ناپاکی دور نہ ہوگی، ان کا یہ فرمانا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب

نہ فرض ہے نہ سنت اور اس کو ضروری کہنا غلط ہے۔ (۲)

في الدر المختار: ولا تدخل أصبعها في قبلها، به يفتیٰ. (۳) واللّٰه اعلم

۱۶ رشعبان ۱۳۲۱ھ، امداد: ۱/۳۱۔ (امداد الفتاویٰ جدید: جلد اول ص: ۴۴)

عورت کے لیے بال کی جڑ میں پانی پہنچانا ضروری ہے:

سوال: بحالت جنابت کس وقت میں عورت گلے سے نہا سکتی ہے؟ سنا ہے کہ بخیال بگڑنے سنگار کے گلے سے نہا سکتی ہے۔

الجواب

مسئلہ یہ نہیں ہے، بلکہ ضروری ہے کہ سر پر سے پانی ڈالے اور تمام بدن پر پانی بہاوے۔ صرف عورت کے لیے یہ حکم ہے

(۱)۔۱۔ عن عائشةؓ قالت: كان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة .... ثم اتفقا فيغسل فرجه، وقال مسدد: يفرغ علىٰ شماله - و ربما كنت عن الفرج. (أبو داؤد، باب في الغسل من الجنابة، ص ۳۵، نمبر ۲۴۲)

۲۔ أخبرنا ابن عباسؓ عن خالته ميمونةؓ .... ثم صب علىٰ فرجه فغسل فرجه بشماله، ثم ضرب بيده الأرض فغسلها. (أبو داؤد، باب في الغسل من الجنابة، ص ۳۵، نمبر ۲۴۵/ ترمذی، باب ما جاء في الغسل من الجنابة، ص ۲۸، نمبر ۱۰۳، انیس)

(۲) عورتوں کے لیے شرم گاہ کے ظاہری حصہ کا دھونا فرض ہے، اندرونی حصہ کا دھونا فرض نہیں ہے۔ (رد المحتار: ۱/۱۵۳۔ الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۱/۱۵۰)۔ (طہارت کے احکام ومسائل: صفحہ ۲۴۵، انیس)

(۳) (ويجب غسل سرة وشارب وحاجب ولحية وفرج خارج) (تنوير الأبصار) لأنه كالفم لاداخل لأنه باطن، ولا تدخل أصبعها في قبلها، به يفتیٰ. (الدر المختار على رد المحتار، مطلب في أبحاث الغسل: ۱/۱۴۱، انیس)

کہ اگر اس کے سر کے بال کی مینڈھیاں گندھی ہوئی ہوں تو ان کا کھولنا ضروری نہیں بلکہ جڑوں میں بالوں کی، پانی پہنچا دینا کافی ہے، یعنی اس طرح کرے کہ سر پر پانی ڈال کر بالوں کو ہاتھ سے ڈوباوے کہ پانی جڑوں میں پہنچ جاوے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۵۳)

عورت کے لئے غسل میں بالوں کی جڑیں تر ہو جانا کافی ہیں:

سوال: جس وقت نہانا فرض ہوا اس وقت عورت کے بال کھلے ہوئے تھے پھر گوندھ لئے اس صورت میں تو نہاتے وقت صرف جڑوں کا تر کرنا کافی نہ ہوگا اور چوٹی کھول کر نہانا واجب ہوگا، نیز حیض سے نہاتے وقت بھی اصول شعر کا تر کر لینا اور بالوں کا بھگونا بھی غالبًا کافی ہے، غسل جنابت میں اور اس میں غالبًا کوئی فرق نہیں؟

الجواب ــ

فی الهداية: وليس على المرأة أن تنقض ضفائرها في الغسل إذا بلغ الماء أصول الشعر. (۲)

اس سے دو امر معلوم ہوتے ہیں ایک یہ کہ غسل کے وقت اگر بال مضفور ہوں تو کھولنا واجب نہیں خواہ حدث کے وقت مضفور رہوں یا نہ ہوں، دوسرے مطلق غسل کا یہ حکم ہے خواہ وہ غسل جنابت ہو یا غسل حیض ہو، (۳) فقط واللہ اعلم

(امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۴۴)

بوقت غسل عورت کے لئے بالوں کا کھولنا:

سوال: اگر عورت کے بال بندھے ہوئے ہیں تو غسل کے وقت کیا کرے؟

---

(۱) **"وليس على المرأة أن تنقض ضفائرها في الغسل إذا بلغ الماء أصول الشعر". (هداية، فصل في الغسل: ۱/۳۷۔ظفیر)**

نہاتے وقت عورتوں کے لیے جائز ہے کہ اگر ان کی چوٹی گندھی ہوئی ہو تو وہ بغیر چوٹی کھولے بھی نہا سکتی ہیں لیکن اس صورت میں بھی بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچنا ضروری ہے اور افضل یہی ہے کہ وہ اپنے بالوں کو کھول لیں اور پوری طرح دھو کر نہائیں۔ (ردالمحتار: ۱/۱۵۵)۔ اگر کسی عورت نے ماتھے پر افشاں چن رکھا ہو یا بال میں گوند لگا رکھا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو چھڑا ڈالے، کیوں کہ گوند کے نیچے پانی نہیں پہنچتا ہے، اسی طرح وہ افشاں بھی دھو ڈالے۔ (طہارت کے احکام و مسائل: صفحہ ۱۴۳، ۲۴۱۔انیس)

عن أم سلمة قالت: قلت يارسول الله! إني امرأة أشد ضَفر رأسي أفأنقضه لغسل الجنابة؟ قال: لا، إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين. (مسلم، نمبر ۳۳۰/۷۴۴، ابوداؤد، نمبر ۲۵۱)

اس حدیث کے چار حدیثوں کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں یہ لفظ ہے: **ثم تصب على رأسها فتدلكه دلكاً شديداً حتى تبلغ شؤون رأسها.** (مسلم، نمبر ۳۳۲/۷۵۰) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پانی بالوں کی جڑوں کے اندر پہنچانا ضروری ہے تب غسل ہوگا۔انیس)

(۲) **هداية، فصل في الغسل:** ۱/۳۷، انیس

(۳) مسلم، نمبر ۳۳۰/۷۴۴، ابوداؤد، نمبر ۲۵۱/ نیز مسلم، نمبر ۳۳۲/۷۵۰، انیس

الجواب

اگر بغیر کھولے ہوئے بالوں کی جڑیں بھیگ جائیں تو بس یہی کافی ہے۔(۱) (فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو:ص۱۸۳)

غسل جنابت میں عورت کو چوٹی کا کھولنا ضروری ہے یا نہیں:

سوال: جب کہ مرد کو بعد وطی کے غسل تمام بدن کا اور سر کے بال جڑ تک تر کرنے ضروری ہیں تو عورت کو جب کہ اس کے سر کے بال بہت لمبے اور گندھے ہوئے ہوں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب

عورت کے سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہیں اور مینڈھیاں گندھی ہوئی ہیں تو ان کو کھولنا اور تمام بالوں کا تر کرنا غسل میں ضروری نہیں ہے بلکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا دینا کافی ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ سر پر پانی ڈال کر بالوں کو دبا دے کہ جڑ میں پانی پہنچ جاوے اور اگر بال کھلے ہوئے ہیں تو تمام بالوں کا تر کرنا ضروری ہے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۵۶، ۱۵۷) ☆

---

(۱) قاعدے کے اعتبار سے جنابت، حیض اور نفاس کے غسل میں بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا ضروری ہونا چاہئے۔یہی وجہ ہے کہ مرد کو جوڑا ہو تو اس کو کھولنا اور بالوں میں پہنچانا ضروری ہے۔لیکن عورت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار کی پریشانی کی وجہ سے خصوصی رعایت دی ہے کہ اگر سر کے تمام بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے تو جوڑے کو کھولنا ضروری نہیں۔ حدیث میں ہے عورتوں کو جوڑا کھولنا ضروری نہیں ہے، اگر بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جاتا ہو:

عن أم سلمةؓ قالت: قلت يارسول الله ! إني امرأة أشد ضَفر رأسي أفأنقضه لغسل الجنابة ؟قال: لا،إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين. (مسلم،نمبر۳۳۰/۷۴۴/ابوداود،نمبر۲۵۱)

اس حدیث کے چار حدیثوں کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جس میں یہ لفظ ہے: **ثم تصب على رأسها فتدلكه دلكاً شديداً حتى تبلغ شؤون رأسها.** (مسلم،نمبر۳۳۲/۷۵۰)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پانی بالوں کی جڑوں کے اندر پہنچانا ضروری ہے تب غسل ہوگا۔اگر جوڑا نہیں کھولا اور پانی جڑ تک نہیں پہنچا تو عورتوں کا غسل نہیں ہوگا۔انیس۔

(۲) **(وكفى، بلّ أصل ضفيرتها) أى شعر المرأة المضفور للحرج، أما المنقوض فيفرض غسل كله اتفاقاً ولو لم يبتل أصلها يجب نقضها مطلقاً هو الصحيح، ولو ضرها غسل رأسها تركته،(درمختار) قوله اتفاقاً،كذا في شرح المنية، وفيه نظر لأن في المسئلة ثلاثة أقوال كما في البحر والحلية، الأول الاكتفاء بالوصول إلى الأصول ولو منقوضاً، وظاهر الذخيرة أنه ظاهر المذهب، ويدل عليه ظاهر الأحاديث الواردة في هذا الباب،الثاني التفصيل المذكور ومشى عليه جماعة منهم صاحب المحيط والبدائع والكافي.الثالث وجوب بل الذوائب مع العصر وصحح، وتمام تحقيق هذه الأقوال في الحلية وحال فيها آخراً إلى ترجيح القول الثاني،وهو ظاهر المتون . (رد المحتار ،أبحاث الغسل:** ۱/۱۳۲،ظفیر)

☆ <u>جنابت کے غسل میں عورت کو مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں:</u>

سوال: کیا عورت کو غسل کرتے وقت سر کے بال (مینڈھیاں) کھولنا ضروری ہے؟ ==

غسل میں عورت کے بالوں کا حکم:

سوال: عورت کے فرض غسل میں سر کے بالوں میں کچھ خشکی رہ جائے تو کیا فرض ادا ہو جائیگا؟

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر بال کھلے ہوں تو بالوں کا تر کرنا فرض ہے، جڑوں تک بھی پانی پہنچائے اور اگر عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کو کھولنا ضروری نہیں صرف جڑوں کا تر کرنا فرض ہے البتہ بدوں کھولے جڑوں تک پانی نہ پہنچ سکے تو کھول کر سب بالوں کو دھونا فرض ہے۔

قال فی شرح التنویر: (وکفی بل أصل ضفیرتها) أی شعر المرأة المضفور للحرج أما المنقوض فیفرض غسل کله اتفاقاً ولو لم یبتل أصلها یجب نقضها مطلقاً هو الصحیح. (ردالمحتار: ۱/۱۴۲)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (احسن الفتاویٰ: ۲/۳۶)

مصنوعی بالوں کا وضو وغسل میں حکم:

سوال: موجودہ دور میں خواتین اپنے بالوں کو لمبا اور گھنا ظاہر کرنے کے لئے مصنوعی بال لگاتی ہیں، غسل یا وضو میں ان کا کیا حکم ہے؟

== الجواب ـــــــــــــــــــــــ

اگر عورت کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو پورے بالوں کے اصول (جڑ) تک پانی پہنچانا ضروری ہے، مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں۔
البتہ اگر عورت کے بال کھلے ہوئے ہوں تو پورے بالوں کا دھونا ضروری ہے اگر کچھ حصہ خشک رہ جائے تو غسل درست نہیں ہوگا۔

"قال الحصکفیؒ: (وکفی، بلّ أصل ظفیرتها) أی شعر المرأة المضفور للحرج، أما المنقوض فیفرض غسل کله اتفاقاً ولو لم یبتل أصلها یجب نقضها مطلقاً هو الصحیح". (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار، أبحاث الغسل: ج ۱ص۱۵۳) (قال ابن نجیمؒ: (قوله: ولا تنقض ضفیرة إن بلّ أصلها) أی ولا یجب علی المرأة أن تنقض ضفیرتها إن بلت فی الاغتسال أصل شعرها (وبعد أسطر) ویجب علیها الإیصال إلیٰ أثناء شعرها إذا کان منقوضاً لعدم الحرج (البحر الرائق، کتاب الطهارة: ج ۱ص۵۲، ومثله فی الهندیة، الباب الثانی فی الغسل: جلد ۱ص۱۳) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۲۴)

(۱) عن عائشةؓ أن أسماءؓ سألت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن غسل المحیض؟... ثم تصب علیٰ رأسها فتدلکه دلکاً شدیداً حتی تبلغ شؤون رأسها. (مسلم، باب استعمال المغتسلة من الحیض فرصة من مسک فی موضع الدم، ص ۱۴۷، نمبر ۳۳۲/۷۵۰)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پانی بالوں کی جڑوں کے اندر پہنچانا ضروری ہے تب غسل ہوگا۔ اگر جوڑا نہیں کھولا اور پانی جڑ تک نہیں پہنچا تو عورتوں کا غسل نہیں ہوگا۔ انیس

الجواب

اگر چہ یہ عمل شرعاً ممنوع ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے عمل کو موجبِ لعنت قرار دیا ہے لیکن یہ عمل اگر کر بھی لیا جائے تو غسل میں عورتوں پر صرف بالوں کی جڑ میں پانی پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔(۱) اس لئے وضو اور غسل میں ان خارجی بالوں کا ہٹانا ضروری نہیں بشرطیکہ وضو میں چوتھائی سر کا مسح اصلی بالوں پر ہو، ہاں اگر مصنوعی بالوں پر مسح کیا جائے تو وضو جائز نہ ہوگا۔

لما قال العلامة برهان الدين المرغيناني ؒ:"ليس على المرأة أن تنقض ضفائرها في الغسل إذا بلغ الماء أصول الشعر". (الهداية: ج۱ص۱۴،فصل في الغسل)(۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ:۵۳۶)

بالوں میں فینشی رنگ لگایا ہو تو غسل ہوگا یا نہیں:

سوال: یہاں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں سر کے بال رنگ سے رنگنے کا فیشن ہے تو ایسی حالت میں فرض غسل ان کا صحیح ہوگا یا نہیں؟ خضاب پر اس کو قیاس کرنا صحیح ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب

مہندی جیسا رقیق رنگ لگا ہو تو غسل صحیح ہو جائے گا(۳) مگر یہ فیشن قابل ترک ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رحیمیہ:۱۴۶/۷)

دوائی کے ذریعہ بالوں کو بھورا بنانے، وضو اور غسل کا حکم:

سوال: آج کل ایک انگریزی دوائی نکلی ہے جو عورتیں اپنے بالوں پر استعمال کرتی ہیں، اس کے استعمال کے بعد بالوں کا رنگ بھورا ہو جاتا ہے، اس دوائی کے اندر شراب، الکحل (**Alcohal**) کے علاوہ مختلف قسم کی اشیا (**Chemical**) ڈالے جاتے ہیں، اس دوائی کو سر کے بالوں پر لگانے کے بعد دو تین گھنٹے ویسے چھوڑے رکھتے ہیں اور اس کے بعد صابن، شیمپو وغیرہ سے سر کو دھویا جاتا ہے جس سے صرف بھورا رنگ باقی رہتا ہے اور دوائی کا اثر پورا

(۱) اگر کسی عورت نے بالوں کے مصنوعی جوڑے لگا رکھے ہیں یا چوٹی باندھ رکھی ہے تو اس کو چاہیے کہ علیحدہ کردے کیوں کہ یہ بال نہ جسم کا حصہ ہے اور نہ ضرورت ہے، اس کی وجہ سے بال کی جڑوں تک پانی پہونچانے میں دشواری بھی ہو سکتی ہے، لیکن اگر کسی نے باندھ رکھا ہوا اور اس طرح سر دھویا کہ بالوں کی جڑوں میں خوب پانی پہنچ گیا تو جائز ہے۔ (طہارت کے احکام و مسائل: صفحہ ۱۴۳۔ انیس)

(۲) **قال العلامة حسن بن عمار الشرنبلالي ؒ:"لا يفترض نقض المضفور من شعر المرأة إن سرى الماء في أصوله اتفاقاً". (مراقي الفلاح على صدر الطحطاوي: ص۸۲،فصل فرائض الغسل) ومثله في كبيري: ص۴۷،فرائض الغسل)**

(۳) **ولايمنع الطهارة ونيم،أي خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته وحناء ولو جرمه، به يفتىٰ. (الدر المختار) قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ:(قوله وبه يفتىٰ) صرح به في المنية عن الذخيرة في مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة. (ردالمحتار:۱۵۴/۱،أبحاث الغسل،انيس)**

پورا چلا جاتا ہے، لہٰذا کیا یہ دوائی عورتیں استعمال کرسکتی ہیں اس کے دھونے کے بعد وضو وغسل درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً و مسلماً

حدیث شریف میں سفید بالوں پر خضاب کے استعمال کی اجازت بلکہ استحباب وارد ہوا ہے، البتہ یہ شرط ہے کہ استعمال کئے جانے والے خضاب کا رنگ سیاہ نہ ہو، سیاہ خضاب کا استعمال مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر بالوں کا رنگ اصلی اور فطری موجود ہے اس کے باوجود اس کو دوسرے رنگ سے بدلنا چاہے وہ سیاہ نہ ہو کہیں نظر سے نہیں گذرا، دور حاضر میں فیشن کے نام پر جو کام کئے جاتے ہیں انہیں کا ایک حصہ ہے اور بلاضرورت ہونے کے ساتھ تغییر خلق اللہ کا مصداق ہونے کی وجہ سے اس کی اجازت نہیں ہے، اس کے باوجود کسی عورت نے اس طرح اپنے بالوں کو بھورا کیا اور ایسا کرنے کی وجہ سے صرف رنگ میں تبدیلی آئی ہے بالوں کے اوپر کوئی پرت نہیں چڑھی، تو وضو وغسل درست ہو جائے گا، ورنہ نہیں ۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (محمود الفتاویٰ جلد اول: ۳۸۵۔۳۸۶)

مہندی لگانے کے بعد غسل:

سوال: کیا عورتیں ناپاکی کی حالت میں ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگاسکتی ہیں؟ ناپاکی کی حالت میں مہندی لگاکر غسل کرنے سے غسل ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

عورتوں کو مہندی لگانا جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے اور مہندی لگانے کے لئے پاکی اور ناپاکی کی کوئی شرط نہیں، مہندی چونکہ پانی کے جسم تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتی، اس لئے ناپاکی کی حالت میں مہندی لگائی اور بعد میں غسل کیا، تو کچھ حرج نہیں، غسل درست ہو جائے گا، جیسا کہ جسم میں میل لگا ہوتا ہے، اس کے باوجود پانی کا بہادینا غسل و وضو کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ **والعجين يمنع تمام الاغتسال والوسخ والدرن لايمنع.** (۲) فقط (کتاب الفتاویٰ: ۶۵/۲)

زخم پر کسی دوا کے چپک جانے کی حالت میں غسل کا حکم:

سوال: اگر کسی دانہ یا چوٹ پر چونہ لگادیا گیا تھا اور وہ چونا اس حصۂ جسم یا کھال پر چپک گیا تھا اور خشک ہوگیا تھا

(۱) (ولايمنع) الطهارة (ونيم) أى خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به يفتىٰ (الدر المختار) قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (قوله وبه يفتىٰ) صرح به فى المنية عن الذخيرة فى مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة. (ردالمحتار: ۱۵۴/۱، أبحاث الغسل، انيس)

(۲) الفتاوىٰ الهندية: ۱۳/۱/ ردالمحتار: ۱۵۴/۱، أبحاث الغسل، انيس

کہ آسانی سے چھوٹ بھی نہ سکتا تھا، ایسی حالت میں غسل جنابت کیا گیا اور بعد ادائے غسل نماز پڑھی گئی، اب نماز کے کچھ دیر بعد وہ چونا چھڑانے سے چھوٹ گیا تو کیا اس حصۂ کھال یا جسم پر پانی پہنچانا اور نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب

فی الدر المختار: (والمسح یبطله سقوطها عن برء) وإلا لا (فإن) سقطت (فی الصلوٰة استأنفها، وکذا) الحکم (لو) سقط الدواء أو (برأ موضعها ولم تسقط) مجتبیٰ، وینبغی تقییده بما إذا لم یضر إزالتها فإن ضره فلا. (بحر: ۳۹/۱) وفی ردالمحتار: فإن ضره أی إزالتها لشدة لصوقها به ونحوه، بحر. (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نماز کا اعادہ ضروری نہیں، البتہ اس عضو کو پھر تر کر لے کیونکہ نیچے سے جلد اچھی تھی صرف چونا چھڑانے کی دشواری کے سبب اس وقت دھونا معاف ہو گیا تھا۔ فقط

۴/ربیع الاول ۱۳۳۳ھ تتمۂ ثالث: ۲۳۔ (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول/۵۶)

ہاتھ پر مشین سے نام لکھوانا مانع غسل و وضو نہیں:

سوال: بندہ نے بچپن میں مشین کے ذریعے اپنے ہاتھ پر نام لکھوایا ہے، اب لوگ کہتے ہیں کہ اس نام کو مٹا دو، اس سے غسل و وضو نہیں ہوتا ہے حالانکہ وہ نام اب بغیر آپریشن کے نہیں مٹ سکتا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔
المستفتی: نارتھ وزیرستان ایجنسی میران شاہ۔ ۱۹۸۸/۴/۲۸ء۔

الجواب

یہ خط، کھال اور بھرے ہوئے زخم کی طرح عضو ہے نہ وضو سے مانع ہے اور نہ غسل سے۔ (۲) واعظوں کے سخت اور غلط مسائل سے خائف نہ ہوں۔ (۳) وهو الموفق (فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم، ص ۶۶)

(۱) الدر المختار مع ردالمحتار، باب المسح علی الخفین: ۲۸۱/۱، بیروت، انیس.

(۲) موجودہ دور میں ٹیٹو (TATTOO) بنانے کا عام رواج ہندوستان و پاکستان میں رائج ہے، اس کا حکم بھی یہی ہوگا۔ انیس)۔
(قال ابن عابدین: یستفاد مما مر حکم الوشم فی نحو الید، وهو أنه کالاختضاب أو الصبغ بالمتنجس، لأنه إذا غرزت الید أو الشفة مثلاً بإبرة ثم حشی محلها بکحل أو نیلة لیخضر تنجس الکحل بالدم، فإذا جمد الدم والتأم الجرح بقی محله أخضر، فإذا غسل طهر لأنه أثر یشق زواله لأنه لا یزول إلا بسلخ الجلد أو جرحه، فإذا کان لا یکلف بإزالة الأثر الذی یزول بماء حار أو صابون فعدم التکلیف هنا أولیٰ، وقد صرح به فی القنیة فقال: ولو اتخذ فی یده وشماً لا یلزمه السلخ. آه. (ردالمحتار: ص ۲۳۰ جلد ۱، مطلب فی حکم الوشم، باب الأنجاس)

(۳) قال الإمام ولی الله الدهلویؒ: وأما المذکر فلابد... أن یکون میسّراً لا معسّراً وأما الأفات التی تعتری الوعاظ فی زماننا فیها عدم تمییزهم بین الموضوعات وغیرها بل غالب کلامهم الموضوعات المحرفات وذکرهم الصلوات والدعوات التی عدها المحدثون من الموضوعات ومنها مبالغتهم فی شیء من الترغیب والترهیب. (القول الجمیل: ص ۱۷۱، ۱۷۲، باب التذکیر والوعظ)

بازو میں مصالحہ سے نام لکھنا مانع غسل و وضو نہیں ہے:

سوال: ایک شخص اپنے بازو میں نام تحریر کرتا ہے جو سوئی کے ذریعہ کیا جاتا ہے اور ایک قسم کا رنگدار مصالحہ اندر کیا جاتا ہے، تو نام کے نیچے پانی کا پہنچنا مشکل ہوتا ہے، تو کیا ایسے شخص کا غسل وغیرہ صحیح ہوجاتا ہے؟ بینوا توجروا۔ المستفتی: حافظ شمس الحق قمر خضر واٹک۔ ۲۷؍رمضان؍۱۴۰۵ھ

الجواب

یہ خط، کھال کی طرح، غسل وغیرہ سے مانع نہیں ہے، **كما في ردالمحتار: جلد ۱ ص۲۳۰، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم: يستفاد مما مر حكم الوشم في نحو اليد، وهو أنه كالاختضاب أو الصبغ بالمتنجس، لأنه إذا غرزت اليد أو الشفة مثلاً بإبرة ثم حشي محلها بكحل أو نيلة ليخضر تنجس الكحل بالدم، فإذا جمد الدم والتأم الجرح بقي محله أخضر، فإذا غسل طهر لأنه أثر يشق زواله لأنه لايزول إلا بسلخ الجلد أو جرحه، فإذا كان لايكلف بإزالة الأثر الذي يزول بماء حار أو صابون فعدم التكليف هنا أولىٰ الخ وفي الفتاوىٰ الخيرية من كتاب الصلوٰة: سئل في رجل علىٰ يده وشم هل تصح صلوٰته وإمامته معه أم لا؟ أجاب: نعم تصح صلاته وإمامته بلاشبهة، والله أعلم. وهو الموفق** (فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم: ۶۷۔۶۸)

جسم پر کوئی تصویر گدی ہوئی ہو تو غسل کا حکم:

سوال: آج کل سوئی وغیرہ سے اپنے جسم پر کوئی شکل یا کوئی تحریر کرتا ہے تو آیا اس سے غسل ہوجائے گا یا نہیں؟

الجواب

جسم گودنے والے اور گودوانے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عن عبد اللّٰه رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة. (أبو داؤد: ج۲ص۵۷۴)

یہ فعل اگرچہ حرام ہے، لیکن غسل سے مانع نہیں۔(۱) فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، نائب مفتی جامعہ ہذا۔ ۲۳؍۲؍۱۴۰۷ھ، الجواب صحیح: محمد انور عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۲؍۷۸)

(۱) يستفاد مما مر حكم الوشم في نحو اليد، وهو أنه كالاختضاب أو الصبغ بالمتنجس، لأنه إذا غرزت اليد أو الشفة مثلاً بإبرة ثم حشي محلها بكحل أو نيلة ليخضر تنجس الكحل بالدم، فإذا جمد الدم والتأم الجرح بقي محله أخضر، فإذا غسل طهر لأنه أثر يشق زواله لأنه لايزول إلا بسلخ الجلد أو جرحه، فإذا كان لايكلف بإزالة الأثر الذي يزول بماء حار أو صابون فعدم التكليف هنا أولىٰ، الخ. (ردالمحتار: جلد۱ص۲۳۰، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، انيس)

ناخن پر سرخی جم جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: عورتیں ناخنوں پر زینت کے لیے غلیظ سرخی لگاتی ہیں تو بغیر اس کو الگ کئے، وضو اور غسل اس پر درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ناخنوں پر جو سرخی عورتیں تزئین کیلئے لگاتی ہیں اور وہ ایسی جم جاتی ہے کہ وضو اور غسل کا پانی ناخنوں تک نہیں پہنچتا تو ایسی حالت میں نہ وضو صحیح ہوتا ہے نہ غسل صحیح ہوتا ہے، جب تک اس سرخی کو علاحدہ نہ کیا جائے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند (فتاویٰ محمودیہ: ۸۰/۵)

ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دیں:

سوال: اگر کہیں موت ہوگئی تو ناخن پالش لگی ہوئی عورت کی میت کا غسل صحیح ہو جائے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔ اس لیے ناخن پالش صاف کر کے غسل دیا جائے۔(۲) (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد سوم: ۱۵۰۔۱۵۱)

مصنوعی اعضا، پلاسٹر اور زخم پر پٹی ہونے کی صورت میں غسل و وضو کے احکام:

سوال (۱): مصنوعی دانتوں اور دانتوں کے علاوہ دیگر مصنوعی اعضا کی صورت میں وضو اور غسل کے کیا احکام ہوں گے؟

سوال (۲): اسی طرح اگر کوئی شخص پلاسٹر کرائے ہوئے ہے، یا زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہے، ایسا شخص وضو اور غسل کس طرح کرے گا؟

---

(۱) (ویجب) أی یفرض (غسل) کل مایمکن من البدن بلاحرجٍ مرةً. .الخ (و)لایمنع (ماعلٰی ظفرصباغ و)لا(طعام بین أسنانه) أوفی سنه المجوف،به یفتیٰ،وقیل إن صلباً منع، وهوالأصح. (الدرالمختارعلٰی صدرردالمحتار: ۱۵۲/۱،۱۵۴،أبحاث الغسل،سعید،وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریة: ۱۳/۱،الباب الثانی فی الغسل،الفصل الأول فی فرائضه،رشیدیه،وکذا فی حاشیة الطحطاوی: ۱۰۲،فصل فی بیان فرائض الغسل، قدیمی)

غسل کے صحیح ہونے کے لیے پورے بدن پر پانی بہانا ضروری ہے۔ اس لیے اگر کسی عورت نے اپنے ناخنوں پر پالش کر رکھا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ ناخنوں کے پالش کو کھرچ کر چھڑالے اور پھر ناخنوں کو دھوڈالے، اس لیے کہ ناخن جسم کے ان حصوں میں سے ہے جسے غسل کرتے وقت دھونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر ناخنون میں خشک یا مرطوب ایسی مٹی، سمینٹ، تارکول یا آٹا چپکا ہوا ہو جس کی بنا پر پانی سرایت نہ کرتا ہو تو صرف اس پر پانی گزار دینا کافی نہ ہوگا، بلکہ کھرچ کر پانی بہانا ضروری ہوگا۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۵۵/۱، الفتاویٰ الھندیۃ: ۲/۱)۔ (طہارت کے احکام ومسائل: صفحہ ۲۴۳۔ انیس)

(۲) نعم ذکرالخلاف فی شرح المنیة فی العجین واستظهرالمنع لأن فیه لزوجة وصلابة تمنع نفوذالماء. (ردالمحتار ج: ۱/ص ۱۵۴،مطلب فی أبحاث الغسل، کتاب الطهارة)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

(۱) ظاہری اعضاء جسم میں جو مصنوعی اعضا لگے ہوئے ہوں تو غسل جنابت کرنے میں ان سب کا نکالنا ضروری رہے گا جن کے نکالنے سے نہ نقصان ہو اور نہ کسی قسم کی مجبوری ہو ورنہ بغیر نکالے غسل کر لینا درست رہے گا۔(۱) اور یہی حکم ان اعضائے ظاہری کا جو کسی عضو وضو پر لگے ہوئے ہوں، نکالنے اور لگانے میں ہے۔اسی قاعدۂ کلیہ پر تمام جزئیات کے احکام نکل آئیں گے۔اس کی واضح مثال علامہ شامیؒ کا وہ جزئیہ ہے جس میں موصوف فرماتے ہیں کہ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے اس طرح کے مصنوعی دانت لگوانے یا دانتوں کو سونے، چاندی کے تاروں سے باندھنے کی اجازت دی ہے۔(فتاویٰ شامی: ۳۱۹/۵، **کتاب الحظر و الإباحة**)(۲)

(۲) اسی مذکورہ بالا ضابطۂ شرعیہ سے پلاسٹر کئے ہوئے حصہ کا، نیز زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو اس کا حکم بھی نکل آئے گا کہ جس وقت پلاسٹر کھولنے میں یا پٹی کے کھولنے میں ضرر کا ظن غالب ہو تو بغیر کھولے ہوئے غسل و وضو کر لے ورنہ کھول کر کر لے۔(**فتح القدیر**: ۱۴۰/۱، **باب المسح علی الخفین**)(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۴۴/۱)

غسل جنابت میں سر کا تیل چھڑانا ضروری نہیں:

سوال: کیا غسل جنابت میں سر کا تیل چھڑانا ضروری ہے اور تکیہ بستر وغیرہ کا دھونا ضروری ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

غسل جنابت میں سر کا تیل چھڑانا ضروری نہیں، تاہم چھڑا دیں تو بہتر ہے۔

فی الدر المختار: (ولا یمنع) الطهارة (ونیم) ....(وحناء) ولو جرمه، به یفتیٰ، (ودرن ووسخ)..... وکذا دهن ودسومة، وفی ردالمحتار: أی کزیت وشیرج، بخلاف نحو شحم وسمن جامد، شامی: ۱۰۴/۱ (ردالمحتار: ۱۴۵/۱، طبع سعید، وفی الهندیة، الفصل الأول فی فرائضه: ج ۱۴/۱، طبع ماجدیه، کوئٹه، وإذا ادهن فأمر الماء فلم یصل یجزی الخ)

---

(۱) والصرام والصباغ ما فی ظفرهما یمنع تمام الاغتسال وقیل: کل ذلک یجزیهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع کذا فی الظهیریة. (عالمگیری، الباب الثانی فی الغسل: ۱۳/۱، انیس)

(۲) ونظائرها مشهورة وفی کتب القوم مسطورة، بل نصوا علیٰ جواز اتخاذ الأسنان من الذهب وشدها به ولو کان مانعاً عن صحة الغسل لما أفتوا به. (ردالمحتار: ۳۱۹/۵، کتاب الحظر والإباحة. انیس)

(۳) قال العلامة الحصکفی: (لا یجب (غسل ما فیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس (وثقب انضم و) لا (داخل قلفة). (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار: جلد ۱ ص ۱۰۷، مطلب فی أبحاث الغسل، انیس)

سر پر سے پرندہ کی بیٹ چھڑانا ضروری ہے:

سوال: تیل لگے ہوئے سر پر کوئی پرندہ بیٹ کردے تو صرف پانی سے بال دھونا کافی ہے یا تیل چھڑانا ضروری ہے؟

الجواب

جانور کی بیٹ چھڑا لینی چاہئے۔تیل چھڑانے کا حکم اوپر آ گیا اور جتنی چکناہٹ کا ازالہ ممکن ہو، کرلے اور جس کا ازالہ متعذر ہو وہ معاف ہے، واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۳/۶/۷ ۱۳۹ھ (فتویٰ نمبر ۲۸/۵۸۸ ب) (فتاویٰ عثمانی: ۳۶۲/۱)

بدن پر تیل ملنے کے بعد غسل جنابت کا حکم:

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بال بال میں جنابت کا اثر پہنچتا ہے، اس ارشاد کے مطابق ایک جنبی انسان کے لئے غسل کے وقت تمام بالوں کا دھونا اور جڑوں میں پانی کا پہنچانا ضروری ہے۔لیکن اگر بدن پر تیل ملا ہوا ہو تو کیا بیسن وغیرہ سے اولاً اس کا ازالہ ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب

"تحت كل شعرة جنابة". (۱)

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نہیں ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وأ نقوا البشرة". (۲)

البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سن کر حلق راس کو عادت بنا لیا، اسی کو بیان کرتے ہیں:

"فمن ثم عاديت رأسي فمن ثم عاديت رأسي". (ابوداؤد) (۳)

مرد کے لئے ضروری ہے کہ تمام بالوں پر پانی بہائے اور جڑوں تک پہنچائے خواہ کسی حصۂ بدن کے بال ہوں۔ورنہ غسل جنابت ادا نہ ہوگا۔

رسائل الارکان میں ہے:

"ويفترض على الرجل نقض الضفيرة إن كان له ضفيرة وإيصال الماء إلى البشرة تحت

(۱) مسند احمد: ۹۴/۱، نمبر ۲۷/۷۹۴/۷ ۱۱۲۱، ابوداؤد کتاب الطهارة، نمبر: ۲۴۹/ ابن ماجہ باب تحت كل شعرة جنابة، نمبر: ۵۹۹۔انیس

(۲) ترمذی کتاب الطهارة، حدیث نمبر: ۱۰۶/ ابوداؤد کتاب الطهارة، نمبر: ۲۴۸/ ابن ماجہ باب تحت كل شعرة جنابة، نمبر: ۵۹۷۔انیس

(۳) ابوداؤد کتاب الطهارة، انیس

عن علي مرفوعاً: من ترک موضع شعرةمن جنابةلم يغسلهافعل به كذاو كذامن النار. (التلخيص الحبير: ۱۴۲/۱۔انیس)

الشعر بل الشعر أيضاً بحيث لايبقى شعرلم يمرعليه الماء وهذا عام في كل شعر شعر الرأس كان أوشعر اللحية أوغيرهما ولايجزى غسله بدون ذلک" انتهى .(۱)

البتہ اگر بدن یا بالوں پر تیل لگا ہوا ہو تو اس کا ازالہ ضروری نہیں اگر اسی تیل لگے ہوئے پر پانی بہالے تو کافی ہوگا۔

درمختار میں ہے:

"(لا يمنع) الطهارة.......... دهن ودسومة" انتهىٰ ملخصاً".(۲)

شرح وقایہ میں ہے:

المعتبر في هذا الحرج فإذا ادهن فأمر الماء فلم يصل يجزى" انتهى.(۳)

اور اشباہ میں ہے:

"المشقة تجلب التيسير"إنتهىٰ.(۴)

ابوالمکارم فرماتے ہیں:

"فسر المشقة تجلب بالاحتياج إلىٰ شيء آخر كالصابون". انتهىٰ.(۵)(فتاویٰ مولانا عبدالحی اردو:ص۱۸۲)

جسم پر تیل لگا کر غسل کرنے سے غسل ہوگا یا نہیں:

سوال: جنبی اگر سارے جسم میں تیل لگا کر غسل کرے اور بمبالغہ غسل کرے تو پاک ہوجائے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وبالله التوفيق

صورت مذکورہ میں اگرچہ تیل کا اثر جسم پر باقی رہ جائے، جنابت دور ہوجائے گی اور وہ آدمی پاک ہوجائے گا۔(۶) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۱۳۵۲/۷/۵ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۶۹/۲)

---

(۱) رسائل الاركان فصل في الغسل:۲۱،المطبع العلوی لکھنو،انیس

(۲) الدر المختارمع رد المحتار:۱۵۴/۱،۱۵۵،مطلب في أبحاث الغسل.انیس

(۳) شرح الوقاية كتاب الطهارة،باب الانجاس،انیس

(۴) الاشباه والنظائر،القاعدة:"المشقةتجلب التيسير" :۷۶،دارالجیل،بیروت ،انیس

(۵) شرح النقاية،لأبي المكارم عبدالعلي بن محمدبن حسين البرجندى.انیس
والمسئلة كذا في محمودالفتاویٰ اردو:۳۷۸/۱،انیس

(۶) اگر پاؤں یا ہاتھ میں پھٹن ہو اور اس میں موم یا روغن یا کوئی دوسری دوا بھری ہو تو اس کے اوپر پانی بہالینا کافی ہے،اسی طرح ہاتھ پاؤں یا بدن میں تیل لگا ہو تو اس پر پانی بہالینا کافی ہے۔(طہارت کے احکام ومسائل:صفحہ۲۴۳)

==

بدن کی پاکی کے لئے مَلنے، رگڑنے اور خشک کرنے کا حکم:

سوال: طہارت بدن میں جف اور دلک شرط ہے یا نہیں؟(۱)

الجواب

بدن کے پاک ہونے کیلئے ازالۂ نجاست حقیقیہ کی ضرورت ہے، اگر بدوں دلک (مَلنے، رگڑنے) کے وہ نجاست زائل ہوجائے تو کچھ حاجت دلک کی نہیں ہے اور جفاف (خشک کرنے) کی ضرورت نہیں ہے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۳۵۵/۱)

XXX

== (ولا یمنع) الطهارة (ونیم)...... (و حناء)ولوجرمه، به یفتیٰ،وفی الشامی:الخ قال فی شرحها: ولأن الماء ینفذه لتخلله وعدم لزوجته وصلابته،والمعتبر فی جمیع ذلک نفوذ الماء ووصوله إلی البدن،آه (ودرن ووسخ) ......وکذا دهن ودسومة (وتراب) وطین ولو(فی ظفرمطلقاً).(الدرالمختارمع رد المحتار :۱۵۴/۱،۱۵۵،مطلب فی أبحاث الغسل،انیس)

(۱) یعنی بدن کی پاکی کے لئے دوران غسل مَلنا، رگڑنا اور پانی کا سوکھنا شرط ہے یا نہیں؟ انیس

(۲) (وکذا یطهرمحل نجاسة) أما عینها فلاتقبل الطهارة (مرئیة)...... (بقلعها) أی بزوال عینها وأثرها ولوبمرة أوبما فوق ثلاث فی الأصح.(الدرالمختارعلیٰ ردالمحتار،باب الأنجاس،قبیل مطلب فی حکم الصبغ:۳۰۳/۱،ظفیر)

(وفرض الغسل)الخ (غسل)...... (فمه) الخ (وأنفه)الخ (و)......(بدنه) لادلکه، ویجب...... غسل کل ما یمکن من البدن بلاحرج مرة کأذن.(الدر المختارعلیٰ صدرردالمحتار: ج۱ص۱۵۱،مطلب فی أبحاث الغسل،انیس)